پبلشر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

باب (۱)

سرکاری کاغذ

اپنے عزیز دوست مسٹر شرلاک ہومس کے متعدد کارہائے نمایاں کے مفصل حالات شائع کر دینے کے بعد میرا ارادہ یہ نہ تھا کہ آیندہ کوئی اور کارنامہ شائع کروں۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ میرے پاس مزید مسالہ نہ تھا۔ میرے پاس سیکڑوں معاملات کے نوٹ موجود تھے لیکن اصلی وجہ یہ تھی کہ میرے دوست مسٹر ہومس اپنے عجیب و غریب تجربات کی اشاعت کرتے ہوئے بہت گھبراتے تھے۔ انکی طبیعت کبھی شہرت پسند نہ تھی۔ اور نہ وہ یہ چاہتے تھے کہ انکی طرف دنیا کی توجہ مبذول ہو۔ علاوہ ازیں جب تک وہ سراغرسانی کا کام بطور پیشہ کے کرتے رہے اُس وقت تک تو یہ کارنامے انکے کام کسی نہ کسی طرح کبھی آ ہی جاتے تھے لیکن جب سے انھوں نے یہ کام چھوڑ کر دیہات میں رہنا اور کاشتکاری و باغبانی کرنا شروع کر دیا تھا اس وقت سے وہ تمام شہرت کو بہ نگاہ نفرت دیکھنے لگے تھے۔ اسلئے میں بھی عرصہ تک مجبوراً خاموش رہا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب عوام کا تقاضہ ہوا کہ مسٹر لاک ہومس کے مزید کارنامے شائع کئے جاویں تو میں نے اُن سے بشدت ہو کر اصرار کیا اور انھوں نے مجھے ایسا صرف ایک کارنامہ شائع کرنے کی اجازت دی جس کو میں آج "برطانوی وزیر خارجہ کی جورو" کے نام سے پبلک کی نذر کرتا ہوں لیکن یہ قصہ شائع کرتے ہوئے بھی میں بعض مقامات پر خیال و ابہام سے کام لیتا ہوں اور بعض باتیں پوشیدہ رکھتا ہوں جس کی وجہ واقعات کی اہمیت دیکھ کر ناظرین کرام خود سمجھ سکتے ہیں۔

سنہ فلاں ماہ فلاں کا واقعہ ہے سردی کا موسم تھا اور صبح کا وقت ہم دونوں دوست اپنے مکان واقع بیکر اسٹریٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں دو آدمی ہم سے ملاقات کرنے آئے ان میں سے ایک شخص متین اور سنجیدہ مزاج اور نمایاں حیثیت کا شخص تھا۔ اس کی لمبی پتلی ناک آنکھیں اور تمام قیافہ عقل و فراست اور تدبر و سیاست کا پتہ دے رہا تھا۔ یہ صاحب مشہور و معروف لارڈ بیلنجر تھے جو دولت برطانیہ عظمیٰ کی کرسی وزارت عظمیٰ پر دو مرتبہ متمکن ہو چکے تھے۔

دوسرے صاحب تانک سکے سے درست - خط و خال باریک - رنگ کسیقدر تمام برن
سی مائل بہ سیاہی - وضع قطع میں شستہ و شائستہ - صوری و معنوی دونوں خوبیوں سے آراستہ
پیراستہ آدھی عمر کے آدمی تھے - یہ گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر امور متعلقہ یورپ تھے جن کا نام
نامی اور اسم گرامی رائٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ تھا - یہ اس وقت ملک بھر میں سب سے ذی شان
ملیون کے آدمی تھے اور روز بروز رفعت و عظمت حاصل کرتے جاتے تھے -
دونوں صاحب آکر مسند پر بیٹھ گئے اسوقت انکے متردد و متوحش چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا
کوئی نہایت ہی اہم اور بیحد ضروری کام ہے جس کی وجہ سے وہ یہاں تشریف لائے
ہیں - وزیر کے ہاتھ میں ہاتھی دانت کی موٹھ والی چھتری تھی جسے وہ خوب مضبوطی سے تھامے
ہوئے تھے انکا متقیانہ اور تیلا دبلا چہرہ کبھی میری طرف رُخ کرتا تھا اور کبھی مسٹر ہومس کی طرف
مائل ہو جاتا تھا - وزیر خارجہ سختی سے اپنی مونچھیں مروڑتے اور اپنی گھڑی کی زنجیر سے
کھیل رہے تھے -
وزیر خارجہ - مسٹر ہومس آج صبح ۸ بجے کے قریب جب مجھے اپنے سخت نقصان کی خبر ہوئی تو
میں نے فوراً وزیر اعظم صاحب کو اطلاع دی چنانچہ آپ ہی کے مشورہ و صلاح کے لئے
آج ہم دونوں آپ کے یہاں آئے ہیں -
ہومس - کیا آپ نے پولیس کو بھی اطلاع دیدی ہے -
وزیر اعظم - نہیں جناب ایک حرف کسی پر ظاہر نہیں کیا گیا اور نہ ایسا کرنا ممکن ہے پولیس کو اطلاع
دینے کا نتیجہ بالآخر یہ نکلے گا کہ گویا ہم نے معاملہ کو زمانہ بھر میں طشت ازبام کر دیا - اور یہی وہ
خاص بات ہے جس سے ہم بچنا چاہتے ہیں -
ہومس - کیوں حضور اس کی کیا وجہ ہے ؟
وزیر اعظم - کیوں کہ جس تحریر کا اس معاملہ سے تعلق ہے وہ اسقدر اہمیت رکھتی ہے کہ اگر اس کی
اشاعت ہو جائے تو یورپین معاملات میں نہایت سخت پیچیدگیاں پیدا ہو جائینگی اور
یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ تحریر کی اشاعت کا معاملہ صلح یا جنگ کی صورت میں منتج ہو سکتا ہے یہی
وجہ ہے کہ یا تو وہ کاغذ چپ چاپ ملا کسی تہور و شر کے دستیاب ہو جائے یا وہ قطعی ہمیشہ ہی کے لئے
غرض اس کا مضمون طشت ازبام نہ ہو کیونکہ جن لوگوں نے اس کو چرایا ہے انکا مقصد یہی
ہے کہ مضمون کی اشاعت زمانہ بھر میں ہو جائے -

ہومس - مین سمجھ گیا - اچھا تو آپ جناب مسٹر ٹریلانی ہوپ ہیں میں آپ کا بیحد ممنون ہوں گا اگر آپ ازراہ مہربانی وہ تمام واقعات مفصل طور پر بتا دیں گے جن کے ماتحت کاغذ متعلقہ گم ہوا ہے۔

ہوپ - مسٹر ہومس! واقعات کیا تھے - آپ صرف چند لفظوں مین سمجھ سکینگے - وہ کاغذ اصل میں ایک بادشاہ کا بھیجا ہوا خط تھا جو آج سے چھ روز قبل موصول ہوا تھا - یہ خط اسقدر اہم تھا کہ مین اس کو دفتر کی الماری مین رکھنے کی جرأت نہین کر سکتا تھا بلکہ ہمیشہ شام کے وقت اپنے مکان واقع ٹیریس ہال کو لیجایا کرتا تھا اور وہاں اپنے سونے کے کمرے مین ایک مضبوط آہنی بکس مین مقفل رکھا کرتا تھا - کل رات وہ خط وہاں موجود تھا - اس بات کا مجھے کامل یقین ہے کیونکہ جب مین ڈنر کے لئے لباس تبدیل کر رہا تھا تو مین نے وہ بکس کھولا تھا چنانچہ دیکھا تو وہ خط اس مین موجود تھا لیکن آج صبح جو بکس کھولکر دیکھتا ہوں تو اس خط کا کہیں پتہ نہیں - یہ بکس جوئی تحقیقات کا عدا اور خط وکتابت کا بکس ہے تمام رات میری سنگار میز پر آئینہ کے برابر رکھا رہا - اور یہ بھی یاد رہے کہ میں بہت ہلکی نیند سوتا ہوں اور یہی حال میری بیوی کا بھی ہے - ہم دونوں قسم کھانے کے لئے تیار ہیں کہ رات کے وقت کوئی غیر شخص ہمارے کمرے میں نہیں گھسا اور نہ گھس سکتا تھا لیکن باایں ہمہ مین پھر عرض کرتا ہوں کہ وہ خط کہیں غائب ہو گیا - معلوم جن لے گئے یا فرشتے - زمین کھا گئی یا آسمان یا وہ بکس ہی اس کو ہضم کر گیا۔

ہومس - آپ نے کھانا کس وقت کھایا تھا؟

ہوپ - ساڑھے سات بجے۔

ہومس - پھر اسکے بعد آپ سونے کے لئے کب گئے -؟

ہوپ - میری بیوی تھیٹر چلی گئی تھیں مین بیٹھا ہوا انکا انتظار کرتا رہا چنانچہ جب وہ آ گئیں تو وہ اور ہم اپنے کمرۂ خواب مین گئے - اس وقت ساڑھے گیارہ بجے تھے۔

ہومس - تو اس طرح گویا وہ بکس چار گھنٹے تک نظروں سے الگ رہا۔

ہوپ - لیکن اس کمرے میں کسیکو داخل ہونے کی اجازت نہیں - صبح کے وقت میری بیوی کی خادمہ جاتی ہے یا دن کے وقت میرا خدمتگار یا محلدار جا سکتے ہیں - لیکن یہ تمام ملازم نہایت معتبر ہیں - اور وہ لوگ ہمارے یہاں عرصہ دراز سے ہیں - علاوہ ازیں ان میں سے کسیکو بھی یہ معلوم نہین ہو سکتا تھا کہ اس آہنی بکس میں معمولی کاغذات کے سوا سے جن کا کام

روزمرہ دفتر میں پڑتا ہے۔ کوئی غیر معمولی اہمیت کا کاغذ ہو سکتا ہے۔

ہومس۔ تو پھر اس امر کی کس کو خبر تھی کہ وہ کاغذ اس بکس میں موجود ہے۔

ہوپ۔ گھر میں تو کسی کو بھی نہیں تھی۔

ہومس۔ تو یقیناً آپ کی بیوی صاحبہ کو اس کا حال معلوم ہوگا۔

ہوپ۔ نہیں جناب میں نے اُس سے اُس خط کا ذکر تک نہیں کیا اور اگر کیا بھی تو آج صبح کیا جب وہ خط گم ہو چکا تھا۔

یہ سنکر وزیر اعظم نے بھی بطور تصدیق یا اعتماد سر ہلایا اور فرمایا۔

وزیر اعظم۔ ہاں صاحب میں تو عرصہ دراز سے جانتا ہوں کہ آپکو اپنے فرض کا کسقدر احساس ہے۔ اور مجھے کامل یقین ہے کہ خواہ کسی کے تعلقات کسی شخص سے کتنے ہی گہرے کیوں نہ ہوں مگر اسقدر اہم راز کی بات سرکاری فرائض کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس سے بھی نہیں کہی جا سکتی۔

ہوپ۔ (آداب کرکے) یہ جناب کی کرم نمائی اور ذرہ نوازی ہے اور واقعی آج صبح سے پہلے میں نے اُس خط کی نسبت اپنی بیوی سے ایک حرف تک نہیں کہا تھا۔

ہومس۔ تو ممکن ہے انھوں نے قیاس کر لیا ہو۔

ہوپ۔ قیاس سے! اجی وہ تو کیا کوئی فرشتہ بھی قیاس نہیں دوڑا سکتا تھا۔

ہومس۔ کیا اس سے پہلے بھی آپ کا کوئی کاغذ گم ہو گیا تھا؟

ہوپ۔ جی نہیں۔

ہومس۔ تو کیا انگلستان بھر میں اس خط کا کسی اور شخص کو بھی حال معلوم تھا۔

ہوپ۔ ہاں کل مجلس وزارت کے ہر رکن کو اس خط کی اطلاع دیدی گئی تھی لیکن ہر شخص کو وزیر اعظم صاحب نے حلف دیکر تاکید کر دی تھی کہ یہ راز کسی سے نہ کہا جائے۔ آہ کیا خبر تھی کہ چند گھنٹے بعد وہ خط مجھ سے کھو جائے گا۔

وزیر امور متعلقہ یورپ کا خوبصورت چہرہ اس وقت اُترا ہوا تھا اور مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ اور وہ بحالت مایوسی اپنے بال نوچ رہا تھا۔ دو چار سیکنڈ سوچنے کے بعد اس نے پھر کہا۔

ہوپ۔ اراکین وزارت کے علاوہ محکمے کے دو تین عہدے دار اور بھی ہیں جن کو اس خط کا حال معلوم تھا بس مسٹر ہومس ان کے سوائے اس خط کی نسبت اور کسی شخص کو کچھ بھی معلوم نہ تھا میں آپکو پورے طور پر اس بات کا یقین دلاتا ہوں

ہومس ۔ اور انگلستان سے باہر؟

ہوپ ۔ میں یقین کرتا ہوں کہ جس شخص نے وہ خط لکھا تھا اُس کے سوائے اور کسی کو اس خط کا حال معلوم نہیں تھا اور مجھے اس امر کا بھی یقین ہے کہ لکھنے والے نے اپنے کسی وزیر سے بھی کام نہیں لیا ہوگا۔

ہومس نے کچھ دیر تک چپ سادھی ۔ سر در گریباں رہے ۔ اور پھر کچھ سوچ کر بولے ۔

ہومس ۔ اچھا تو جناب اب میں آپ سے خاص طور پر دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ خط کیسا تھا کیا مضمون تھا کہاں سے آیا تھا سب باتیں مفصل بیان کیجئے اور یہ بھی بیان فرمائیے کہ اس کی گمشدگی سے خطرناک نتائج نکلنے کا کیوں اندیشہ ہے ۔

دونوں سیاست داں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے ۔ اور وزیر اعظم کے تیور پر بل پڑ گئے اور انہوں نے چین بجبیں ہو کر کہا

وزیر اعظم ۔ مسٹر ہومس وہ خط ایک نیلگوں لمبے لفافہ میں بند ہے کاغذ پتلا ہے لفافہ کے جوڑ پر سرخ لاکھ لگا کر مہر کر دی گئی ہے جس پر شیر کی تصویر ہے ۔ پتہ موٹے موٹے حروف میں ۔ ۔ ۔

ہومس ۔ جناب اگرچہ یہ تفصیلات جو آپ بتا رہے ہیں نہایت دلچسپ اور تفتیش کے لئے نہایت ضروری ہیں لیکن میری تحقیقات کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ میں معاملہ کی تہ تک پہنچوں لہٰذا تمام باتیں مفصل بیان کیجئے محض لفافہ کا حلیہ بیان کرنے سے کام نہیں چل سکتا ۔ یہ فرمائیے کہ اس خط کا مضمون کیا تھا ۔

وزیر اعظم ۔ یہ ایک نہایت اہم سرکاری راز ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں اس کا حال آپ سے بیان نہیں کر سکتا اور نہ میں اس کی کوئی ضرورت سمجھتا ہوں لہٰذا اگرچہ آپ اپنی ان قابلیتوں سے کام لیکر جو عوام میں اسقدر مشہور ہیں ۔ آپ ایک ایسا لفافہ جس کا حلیہ میں نے بیان کیا ہے مع خط ملفوفہ کے بازیافت کر سکتے ہیں تو گویا آپ ملک و ملت کی بیحد خدمت انجام دینگے اسکے علاوہ جو کچھ بھی انعام و اکرام ہماری طاقت کے اندر ہے ہم اُس سے بھی دریغ نہ کرینگے ۔

یہ سنکر مسٹر ہومس مسکرائے اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے ۔

ہومس ۔ اس وقت ملکی کاروبار میں آپ دونوں صاحبان سے زیادہ مصروفیت غالباً کسی اور شخص کو ہوگی اور مجھے بھی بہت سے آدمیوں کی خدمات انجام دینی ہیں اسلئے میں [illegible]

کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ میں اس معاملہ میں جناب کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اسکے بعد کسی قسم کی مزید بات چیت سے تضیع اوقات کے سوا اور کچھ حاصل ہوگا۔

شرلاک ہومس کے ان سخت الفاظ نے تیر ونشتر کا کام دیا۔ وزیر اعظم کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تیوری چڑھ گئی وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے یہ وہی شخص تھا جس کے سامنے بڑے بڑے دم نہ مار سکتے تھے۔

وزیر اعظم۔ اس قسم کے الفاظ سے میرے کان ناآشنا ہیں۔ اور لیکن وزیر اعظم نے اپنا غصہ ضبط کیا اور پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔ دو تین منٹ تک کامل سکوت طاری رہا۔ بعد ازاں اس جہاں دیدہ مدبر نے خود ہی یہ سکوت توڑی۔

وزیر اعظم۔ اچھا مسٹر ہومس ہم آپ کی بات مانتے ہیں اور واقعی جب تک آپ کو تمام باتوں کا پوری طرح علم ہوگا اس وقت تک اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی کہ آپ کوئی خدمت کامیابی کے ساتھ انجام دے سکیں گے۔

ہومس۔ میں بھی آپ کے خیال سے اتفاق کرتا ہوں۔

وزیر اعظم۔ اچھا تو میں آپ اور آپ کے شریک کار اور رفیق طریق ڈاکٹر واٹسن کی شرافت اور غیرت پر کامل بھروسہ کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میں امید کرتا ہوں کہ آپ صاحبان حب وطن سے بھی کام لیں گے کیونکہ اگر یہ معاملہ طشت از بام ہوگیا تو ملک کے لئے اس سے زیادہ مصیبت کا وقت اور کوئی نہ ہوگا۔

ہومس۔ آپ ہم پر پوری طرح بھروسہ رکھیئے۔

وزیر اعظم۔ تو سنیئے یہ خط یورپ کے ایک بادشاہ کا لکھا ہوا تھا۔ جو ہماری استعماری ترقیات کو دیکھ کر کسیقدر متردد اور پریشان ہو رہا ہے۔ خط ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلدی میں اور خود بادشاہ نے اپنی ذمہ داری پر تحریر کیا ہے تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بادشاہ مذکور کے درباریوں کو اس کا حال قطعی معلوم نہیں ہے اس کے علاوہ وہ کچھ اسقدر رسوا ڈھنگ سے لکھا گیا ہے اور اس میں بعض فقرے کچھ ایسے استعمال کئے گئے ہیں کہ اگر اس کو شائع کر دیا جائے تو معلوم نہیں غیظ و غضب سے ملک کا کیا حال ہو جائے الغرض اس خط کی اشاعت سے ایک ہیجان اور جوش پھیل جائے گا کہ غالباً دو ہفتہ بعد آج ہم ایک بڑی جنگ میں مبتلا ہو جائیں گے۔

یہ سن کر مسٹر شرلاک ہومس نے ایک کاغذ پر کچھ لکھا اور وزیر اعظم کو دکھایا۔

وزیر اعظم۔ بیشک ہاں وہ خط اسی بادشاہ کا ہے۔ اور یہ خط ایسی آگ لگا دے گا کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں جانیں تباہ ہو جاویں گی اور افسوس ہے کہ یہی خط اس عجیب و غریب اور نامعلوم طریقہ سے غائب ہو گیا ہے۔

ہومس۔ کیا آپ نے خط کی گمشدگی سے خط لکھنے والے کو بھی مطلع کر دیا ہے۔

وزیر اعظم۔ ہاں ایک مرموز تار بھیج دیا گیا ہے۔

ہومس۔ ممکن ہے کہ بادشاہ مذکور کی خواہش یہ ہو کہ وہ خط شائع کر دیا جائے۔

وزیر اعظم۔ نہیں جناب۔ یہ بات باور کرنے کے قوی وجوہ موجود ہیں کہ بادشاہ مذکور کو یہ امر محسوس ہو گیا ہے کہ وہ خط نہایت غیر دانشمندی سے لکھا گیا تھا لہذا اگر وہ خط منظر عام پر آ گیا تو ہم سے زیادہ اس کو اور اس کے ملک کو صدمہ پہنچے گا۔

ہومس۔ اگر ایسا ہے تو خط مذکور کا راز فاش کرنے سے کس کے اغراض وابستہ ہو سکتے ہیں کسی کو کیا غرض پڑی ہے کہ وہ ایسا کرے اور فضول خط چرا کر شائع کرتا پھرے۔

وزیر اعظم۔ او ہو مسٹر ہومس آپ کے اس سوال سے تو میں اعلیٰ اور پیچیدہ بین الاقوامی سیاسیات میں پھنس جاؤں گا۔ حضرت یورپ کی موجودہ صورت حال پر غور فرمائیں تو آپ کو دو گروہ کے اغراض و مقاصد سمجھنے میں چنداں دقت محسوس نہ ہوگی۔ دیکھیے آجکل یورپ کی جماعتوں کے دو جتھے ہیں۔ اور ان دونوں کی وجہ سے یورپ کا توازن قوت قائم ہے اور اس ترازو کی ڈنڈی دولت برطانیہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر برطانیہ عظمیٰ کی جنگ کسی ایک جتھے سے چھڑ گئی تو خواہ دوسرا جتھا جنگ میں شریک ہو یا نہ ہو اس کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ اب آپ سمجھے۔؟

ہومس۔ جی ہاں خوب سمجھ رہا ہوں تو گویا جو لوگ اس بادشاہ کے جس نے یہ خط لکھا ہے دشمن ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح وہ خط اڑا کر شائع کر دیں اور اس طرح برطانیہ اور اس بادشاہ کے درمیان جنگ کرا دیں۔

وزیر اعظم۔ ہاں یہی بات ہے۔

ہومس۔ اچھا اگر وہ خط دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا تو وہ اس کو کس کو بھیج دیں گے۔

وزیر اعظم۔ یورپ کے کسی بادشاہ کو روانہ کر دیا جائے گا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے

اور جسقدر تیزی سے دخانی جہاز چل سکتا ہے وہ خط اس وقت کہیں باہر ہی جا رہا ہوگا۔
اس وقت مسٹر ٹریلانی ہوپ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور سرنگوں ہو گئے وزیراعظم نے اپنا ہاتھ محبت اور شفقت سے اُن کے شانے پر رکھا۔
وزیراعظم۔ افسوس میرے دوست یہ تمہاری بدقسمتی ہے ورنہ تم نے تو تقدم بالحفظ اور خط کی حفاظت میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا تھا اچھا تو مسٹر ہومس اب آپ کو خط کے متعلق تمام واقعات سے پوری آگاہی حاصل ہو گئی ہو فرمائیے اب آپ کا کیا خیال ہے؟
ہومس۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ اگر یہ خط دستیاب ہوا تو جنگ چھڑ جائے گی۔
وزیراعظم۔ گمان غالب تو یہی ہے۔
ہومس۔ تو پھر حضور جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔
وزیراعظم۔ کہدینا اور بات ہو اور کرنا اور بات جنگ کا انتظام منہ کا نوالہ نہیں ہو۔
ہومس۔ تو پھر آپ واقعات پر غور فرما کر دیکھ لیں۔ یہ تو خیال میں ا ہی نہیں سکتا کہ وہ خط کسی ساڑھے گیارہ بجے رات کے بعد نکالا ہو۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اُس وقت کے بعد سے اسے کمرہ خواب میں جہاں وہ خط بکس میں محفوظ تھا مسٹر ہوپ اور اُن کی بیوی دونوں موجود تھے اور جب تک خط کی گمشدگی معلوم ہوئی وہ اسی کمرہ میں موجود رہے لہذا اگر کسی نے وہ خط لیا ہو تو ساڑھے سات اور ساڑھے گیارہ بجے کے درمیان میں لیا ہے۔ اور غالبا ساڑھے سات بجے کے قریب لیا ہوگا۔ کیونکہ جس شخص نے وہ خط لیا ہے اُس کو یہ بات ضرور معلوم ہوگی کہ وہ خط اس بکس میں موجود ہے لہذا اُس نے حتی المقدور بہت جلدی کی ہوگی۔ اب سوچئے کہ اگر اسقدر اہم خط اُس وقت چرایا گیا تو اسوقت وہ کہاں ہوگا؟ اسے پاس رکھنے کی کسی کو کیا ضرورت ہی نہیں الغرض جن لوگوں کو اُس خط کی ضرورت تھی وہ خط اُن لوگوں کے پاس پہونچا دیا گیا ہوگا۔ پھر بتائیے کہ اُس خط کا پتہ لگانے یا اُس کا پیچھا کرنے کا ہمارے لئے کیا موقعہ رہ گیا ہے۔ الغرض اب وہ خط ہماری دسترس سے باہر ہے۔
وزیراعظم (اپنی کرسی سے اٹھ کر) مسٹر ہومس! آپ جو کچھ کہتے ہیں وہ صحیح کہتے ہیں اور آپ کا استدلال سب صحیح ہے۔ واقعی میرے خیال میں بھی اب یہ معاملہ ہمارے قابو سے باہر ہو چکا ہو
ہومس۔ فرض کیجئے کہ وہ خط خادمہ یا خدمتگار نے چرایا ہو۔
ہوپ۔ مگر وہ دونوں تو معمر پرانے ملازم ہیں۔

ہومس - میرا خیال یہ ہے کہ آپ کا کمرہ خواب مکان کی دوسری منزل پر ہے جہاں باہر سے داخل ہونے کا کوئی موقعہ نہیں ہے اور اندر کی طرف کوئی شخص بغیر نظر آئے داخل نہیں ہوسکتا لہذا وہ خط ضرور کسی ایسے شخص نے لیا ہوگا جس کا گھر سے تعلق ہے اب سوال یہ ہو کہ چور نے وہ کسکے پاس پہونچایا ہوگا؟ ضرور ہے کہ وہ کسی بین الاقوامی جاسوس یا کسی سلطنت کے ایجنٹ کو دیا گیا ہوگا اور ایسے بہت لوگوں کے نام مجھے معلوم ہیں - ان میں سے تین شخص ایسے ہیں جو گویا اس پیشہ والوں کے گرو گھنٹال ہیں - اسمیں اپنا کام شروع کرتا ہوں اور پہلے جاکر یہ دیکھوں گا کہ یہ تینوں شخص اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں یا نہیں - اگر ان میں سے کوئی شخص غیر حاضر ہوا اور اس کی غیر حاضری کل رات سے ثابت ہوئی تو ظاہر ہو جائیگا کہ گمشدہ خط کہاں اور کس کے پاس گیا ہے -

ہوپ لیکن اس کو غیر حاضر ہونے کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے - وہ خط اس نے دول خارجیہ کے کسی سفارت خانے میں پہونچا دیا ہوگا -

ہومس - میرے خیال میں ایسا نہیں ہوگا - کیونکہ یہ ایجنٹ اور جاسوس ہمیشہ الگ کام کرتے ہیں اور سفارت خانوں سے ان کے تعلقات اکثر کشیدہ رہتے ہیں -

وزیر اعظم (سر ہلا کر اظہار پسندیدگی کرکے) میرے خیال میں مسٹر ہومس کی بات صحیح ہے یہ گمشدہ خط اسقدر بیش قیمت چیز ہے کہ وہ اُسے بنفس نفیس پہونچانا زیادہ پسند کرے گا - میرے خیال میں مسٹر ہومس آپ کا طریقہ کار نہایت مناسب ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے کام میں ضرور کامیاب ہوں گے - اچھا مسٹر ہوپ اس ایک افسوس ناک واقعہ کی وجہ سے ہم اپنے دیگر فرائض سے چشم پوشی نہیں کرسکتے - بس اب اٹھو اور چلو - اگر اسی اثنا میں کوئی نئی بات معلوم ہوئی تو ہم بلا تاخیر و توقف اس کی اطلاع مسٹر شرلاک ہومس کو دینگے - اور مسٹر ہومس اب آپ بھی اپنا کام شروع کر دیجئے آپ کی اعلیٰ قابلیتوں اور حیرت انگیز طریقہ تفتیش سے ہم لوگوں کو کامل امید ہے کہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے بہر حال اسی اثنا میں جو نتائج آپ کی تحقیقات سے برآمد ہوں ہم امید کرتے ہیں کہ ان سے آپ ہم لوگوں کو بھی فوراً مطلع فرمائیں گے -

دونوں وزیروں نے مصافحہ کیا - اور ہمیں صاحب سلامت کرنے کے بعد رخصت ہوگئے - اور ان کے جانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سکوت طاری ہوگیا -

باب (۲)

پُر اسرار قتل

جب ہمارے معزز و محترم ملاقاتی چلے گئے تو مسٹر شرلاک ہومس نے خاموشی کے ساتھ اپنا پائپ سلگایا اور تھوڑی دیر کے لئے سر در گریباں ہو کر بحر تفکر میں غوطہ زن ہو گئے۔ میں نے صبح کا آیا ہوا اخبار کھولا اور پڑھنے لگا۔ اور اس سنگین جرم کے حالات پڑھنے میں منہمک ہو گیا جو شب گزشتہ لندن میں واقع ہوا تھا اور جس کی وجہ سے تمام شہر میں کھلبلی مچ گئی تھی۔ اتنے میں میرے دوست شرلاک ہومس بھی خیال سے چونکے۔ کچھ بڑبڑائے اور کھڑے ہو گئے۔ پھر اپنا پائپ آتشدان کی کارنس پر رکھ کر یوں ہم کلام ہوئے۔

ہومس۔ ٹھیک ٹھیک!! اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کا اس سے بہتر طریقہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کام اگرچہ جوکھوں کا ہے لیکن مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں اگر اس وقت بھی ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان میں سے کس شخص کے پاس وہ خط پہونچا ہے تو ابھی ممکن ہے کہ وہ خط اس کے قبضہ میں موجود ہو اور کہیں بھیجا نہ گیا ہو۔ ان لوگوں کا خدا تو روپیہ ہے اور اس بارہ میں سرکاری خزانہ میری مدد کرے گا۔ الغرض اگر وہ فروخت کیا جائے تو میں اس کو ضرور خرید لوں گا۔ خواہ کتنی ہی بھاری رقم کیوں نہ طلب کی جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص ابھی اس خط کو اس خیال سے اپنے قبضہ میں رکھے کہ پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ انگلستان سے اس کو کیا ملتا ہے اس کے بعد کسی دوسری جگہ قسمت آزمائی کی جائے۔ اس قدر دلیرانہ کام کرنے کے قابل صرف وہی تین شخص نظر آتے ہیں۔ وہ اوبرسٹین۔ لا روتھیرہ اور اڈورڈ لیوکاس ہیں۔ اچھا میں ان میں سے ہر شخص سے جا کر ملوں گا۔

یہ سنکر میں نے اپنے اخبار پر پھر نظر ڈالی اور پوچھا۔

میں۔ کیا یہ اڈورڈ لیوکاس وہی ہے جو گوڈالفن اسٹریٹ میں رہتا تھا؟

ہومس۔ہاں وہی ہے۔
میں۔تو پھر آپ اُس سے نہیں مل سکینگے۔
ہومس۔کیوں؟
میں۔اس لئے کہ کل رات کسی شخص نے اُسکو اُسکے گھر میں قتل کر دیا ہے۔
میرے دوست شرلاک ہومس مجکو اپنے کام میں اکثر بار حیران کر چکے تھے لیکن اس مرتبہ وہ خود میری بات سنکر اسقدر حیران رہ گئے کہ میں کچھ عرض نہیں کر سکتا۔وہ میری صورت کو تکتے رہ گئے۔پرچہ میرے ہاتھ سے چھین لیا اور پڑھنے لگے۔جو مضمون میں پڑھ رہا تھا وہ حسب ذیل ہے۔

ویسٹ منسٹر میں قتل

کل رات ۱۶ گوڈالفن اسٹریٹ میں جو اٹھارھویں صدی کے پرانے مکانات میں سے ایک ہے اور دریائے ٹیمز اور ایبی ایوان ہائے پارلیمنٹ کے زیر سایہ ہی واقع ہے ایک عجیب پراسرار واردات رونما ہوئی۔اس مختصر لیکن شاندار محل میں چند سال سے مسٹر اڈوارڈ لیوکاس رہا کرتے تھے۔یہ صاحب سوسائٹی کے اعلی حلقوں میں صرف اپنی دلفریب شخصیت کی وجہ سے مشہور تھے بلکہ بحیثیت ایک عمدہ گویئے کے بھی شہرت وافر رکھتے تھے آپ ملک کے بہترین عطائیوں میں سے تھے مسٹر موصوف مجرد آدمی تھے اُن کی عمر ۳۴ سال کی تھی اور ان کے علاوہ محل میں دو شخص مسز پرنگل ایک سن رسیدہ محلدار اور مسٹر مٹن خادم اور رہا کرتے تھے۔محلدار محل کی دوسری منزل میں سویا کرتی ہے اور اپنے کمرے میں سویرے ہی چلی جایا کرتی ہے۔خادمت گار اس روز رات کو اپنے کسی دوست یا عزیز سے ملاقات کرنے ہیمر اسمتھ گیا ہوا تھا۔الغرض دس بجے رات کے بعد سے خود مسٹر لیوکاس ہی گھر میں موجود تھے اس دوران میں جو کچھ گزرا وہ تو معلوم نہیں ہوا لیکن پونے ۱۲ بجے رات کے پولیس کانسٹبل بارٹ جو ادھر سے گزرا تو اُس نے محل ۱۶ کا دروازہ پاؤں پاٹ کھلا دیکھا۔کانسٹبل نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن کوئی آواز نہ آئی سامنے والے کمرے میں روشنی دیکھکر وہ اندر داخل ہوا اور اُس نے پھر کھٹکھٹایا لیکن پھر بھی کوئی آواز نہ آئی۔بعد ازاں کانسٹبل مذکور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔کمرہ کی حالت ابتر تھی تمام سامان ستر بتر پڑا تھا گویا یہ سمجھنا چاہئے

کہ کمرہ کے ایک گوشہ میں ڈھیر کر دیا گیا تھا۔ ایک کرسی وسط میں الٹی پڑی تھی۔ اسی
کرسی کے پاس اپنی ایک ٹانگ پھیلائے ہوئے کرایہ دار کی لاش پڑی ہوئی تھی۔
کسی شخص نے انکے سینہ میں چھرا بھونک دیا تھا جو دل سے پار ہو گیا تھا۔ موت
فوری واقع ہوئی ہو گی۔ جس چھری سے یہ قتل عمل میں آیا وہ ایک ہندوستانی
شمشیر تھا جو غالباً دیوار پر سے لیا گیا ہو گا۔ جہاں بہت سے قدیم ہتھیار بطور آرائش
سجے ہوئے تھے۔ منشاء قتل چوری نظر نہیں آتا۔ کیونکہ مجرم نے کمرہ کی بیش قیمت اشیاء
میں سے کوئی چیز بھی لینے کی کوشش نہیں کی مسٹر ایڈوارڈ ولیو کاس اسقدر مشہور
اور ہر دلعزیز شخص واقع ہوئے تھے کہ ان کی پُراسرار موت کا خیال عرصہ دراز تک
انکے وسیع حلقۂ احباب میں رہے گا۔"

ہومس (کچھ دیر تامل کرکے) اچھا تو واٹسن! آپ اس سے کیا سمجھے؟

میں۔ یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے۔

ہومس۔ اتفاق! جن تین آدمیوں کے نام ہم نے منتخب کئے تھے یعنی جن کی نسبت اس گم شدہ خط
کا قبضہ تھا ان میں سے ایک شخص یہ بھی تھا اور اس شخص کا قتل عین اسی وقت میں واقع ہوا جسکہ
ہمارے خیال میں وہ خط چوری گیا تھا۔ اس لئے میرے خیال میں یہ واقعہ اتفاقیہ ہرگز نہیں ہے
نہیں دوست واٹسن! ان دونوں معاملات میں کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے۔ اب وہ تعلق معلوم
کرنا ہمارا کام ہے۔

میں۔ اب تو سرکاری پولیس کو سب حال معلوم ہو جائے گا۔

ہومس۔ سب تو معلوم نہیں ہو گا۔ بس صرف اسیقدر معلوم ہو گا جو اُن کو گوڈالفن اسٹریٹ میں
نظر آئے گا۔ لیکن وائٹ ہال ٹیرس کا حال انکو کچھ معلوم ہی نہ ہو گا۔ ان دونوں واقعات کا
حال صرف ہم ہی لوگوں کو معلوم ہے اور ہم ہی ان دونوں کے تعلق کا بھی پتہ لگائیں گے۔ اب صرف
ایک بات ایسی ہے جس کی وجہ سے میرا قوی شبہ اس ایڈوارڈ ولیو کاس پر ہوتا ہے۔ یعنی گو
ڈالفن اسٹریٹ اور وائٹ ہال ٹیرس کے درمیان صرف چند منٹ کی مسافت ہے اور جن دو
خفیہ ایجنٹوں کے نام میں نے ابھی لئے ہیں وہ ویسٹ اینڈ میں رہتے ہیں۔ لہذا بمقابلہ اور دونوں
کے اس لیو کاس کے لئے یہ بات بہت آسان تھی کہ وہ وزیر تدبیر کے محل سے کوئی تعلق پیدا
کر سکتا یا وہاں سے کوئی پیغام وصول کر سکتا۔ لیکن دیکھو یہ کیا ہے؟

حسین ملاقاتی

مسز ہڈسن کمرہ میں داخل ہوئی اُس کے ہاتھ میں ایک طشتری تھی جس میں کسی لیڈی کا ملاقاتی کارڈ رکھا ہوا تھا مسٹر شرلاک ہومس نے کارڈ پر نظر ڈالی اور دیکھنے کے بعد مجھے دیدیا۔

ہومس۔ جائیے اور لیڈی ہلڈا ٹریلانی ہوپ سے عرض کیجئے کہ مہربانی کرکے اندر تشریف لائیں۔

لمحہ بھر بعد ہمارا غریب خانہ جس کی اسقدر عزت افزائی صبح ہی صبح دو وزیروں کے قدم رنجہ فرمانے سے ہوچکی تھی اس وقت قصر جنت بن گیا جبکہ لندن بھر میں سب سے زیادہ حسین و جمیل عورتیں اندر داخل ہوئی۔ میں نے ڈیوک آف بلیکسٹر کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کے حسن و جمال کا شہرہ ضرور سنا تھا لیکن کوئی جادو نگار ادیب اور کوئی معجزہ کار مصور بھی اپنے کمال فن سے کام لیکر الفاظ یا خطوط کے ذریعہ سے وہ راہزن فریب تصویر نہیں کھینچ سکتا تھا جو اس وقت جیتی جاگتی اور بولتی چالتی ہمارے سامنے موجود تھی۔ لیکن بایں ہمہ وہ چاند سا منہ کمھلایا ہوا اور وہ پھول سے رخسار کسیقدر کمھلائے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں چمک ضرور تھی لیکن اس چمک میں بھی اندرونی پریشانی جھلک رہی تھی۔ حسن و جمال کو دیکھ کر اگرچہ دیکھنے والوں کا غنچۂ دل کھلکھلایا جاتا تھا لیکن اس کا غنچۂ دہن ناشگفتہ نظر آتا تھا یعنی لبوں پر مہر خاموشی لگی ہوئی تھی۔ الغرض لیڈی صاحبہ کی صورت سے اسوقت سخت تردد اور پریشانی ظاہر ہورہی تھی۔ لیڈی صاحبہ کے تشریف لاتے ہی ہم نے ادب سے سلام کیا اور کرسی پیش کی۔

حسینہ۔ مسٹر ہومس کیا میرے شوہر یہاں تشریف لائے تھے؟

ہومس۔ ہاں بیگم صاحبہ ضرور تشریف لائے تھے۔

حسینہ۔ میں ہاتھ جوڑتی ہوں اُن سے یہ نہ کہا کہ میں یہاں آئی تھی۔

ہومس۔ یہ تو لیڈی صاحبہ مجھ پر بڑا نازک فرض عائد کیا چاہتی ہیں۔ بہر حال آپ اپنی تشریف آوری کا مقصد بیان فرمادیں۔ کیونکہ میں بلا شرط کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔

حسینہ۔ مسٹر ہومس! میں آپ سے پوری صاف گوئی سے تمام باتیں سچ سچ عرض کردوں گی اور امید ہے کہ آپ بھی جواب میں ویسی ہی صاف گوئی سے کام لیں گے۔ بجز ایک بات کے کہ میرے شوہر اور میرے درمیان کوئی بات چھپی نہیں رہتی باستثنا سیاسیات کے۔ سیاسی مسائل میں اُن کے منہ پر ہمیشہ قفل لگا رہتا ہے۔ اس معاملہ میں وہ مجھ سے کوئی بات نہیں کہتے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ کل رات ہمارے گھر میں ایک نہایت افسوسناک واقعہ گزرا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوئی خاص کاغذ گم ہوا ہے لیکن چونکہ معاملہ سیاسی ہے اس لئے میرے شوہر مجھے اس کی نسبت کچھ نہیں بتاتے۔ اب یہ امر نہایت ضروری ہے کہ مجھے بھی تمام معاملہ معلوم ہونا چاہئے۔ اب بجز اُن سیاست دانوں کے صرف آپ ہی ایسے شخص ہیں جن کو تمام اصلی واقعات سے آگاہی حاصل ہے۔ اس میں مسٹر ہومس! آپ سے منت التجا کرتی ہوں کہ تمام واقعات کا مفصل حال مجھ سے بیان فرما دیجئے اور یہ بھی بتادیجئے کہ اس واقعہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ تمام باتیں سچ سچ بیان کر دیجئے۔ میں آپ کو اطمینان دلاتی ہوں کہ اگر مجھکو واقعات کا پورا پورا علم ہو گیا تو اس سے اُن کا بہت فائدہ ہوگا۔ اچھے ہومس! وہ گم شدہ کاغذ کیا تھا؟

ہومس۔ بیگم صاحبہ آپ کے سوالات کا جواب دینا میرے لئے ناممکن ہے۔

یہ سنکر بیگم صاحبہ بہت ملول ہوئیں اور اُنھوں نے ایک سرد آہ بھر کر اپنا نازک چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا۔

ہومس۔ بالفاظ دیگر آپ اس معاملہ کو یوں سمجھئے کہ جب خود آپ کے شوہر ہی آپ کو اس معاملہ میں کوئی بات بتانا نہیں چاہتے تو پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ میں جس نے وہ واقعات رازداری کی قسم کھاکر معلوم کئے ہیں کوئی بات آپ کو بتادوں۔ لہذا آپکا کوئی بات مجھ سے دریافت کرنا مناسب نہیں۔ آپ اپنے شوہر صاحب ہی سے دریافت فرمائیں۔

حسینہ۔ میں نے تو اُن سے دریافت کیا تھا لیکن انھوں نے کچھ نہ بتایا۔ مجبور ہو کر آپکے پاس حاضر ہوئی ہوں۔ اچھا مسٹر ہومس! اگر آپ مجھے زیادہ باتیں نہیں بتا سکتے تو کم از کم ایک معاملہ پر تو کچھ روشنی ڈال دیجئے۔

ہومس۔ وہ کیا؟

حسینہ۔ اس ناگوار واقعہ سے میرے شوہر کی سیاسی زندگی پر تو کوئی مضر اثر نہیں پڑیگا۔
ہومس۔ ہاں بیگم صاحبہ اگر معاملہ ٹھیک ہوا تو بیشک خراب اثر پڑے گا
حسینہ۔ ہائے۔

حسینہ کے منہ سے ایک آہ نکلی اور وہ دونوں ہاتھوں سے سینہ پکڑ کر رہ گئی۔
حسینہ۔ اچھا مسٹر ہومس ایک سوال اور بھی ہے اور وہ یہ کہ میرے شوہر کو اس ناگوار واقعہ کی اطلاع پہلے پہل ہوئی اور انھوں نے صدمہ محسوس کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کاغذ کی گمشدگی سے نہایت خوفناک نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔
ہومس۔ اگر انھوں نے آپ سے ایسا فرمایا ہے تو مجھے تردید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔
حسینہ۔ اچھا تو وہ کیا نتائج ہیں۔
ہومس۔ بیگم صاحبہ آپ نے پھر ویسا ہی سوال کیا جس کا میں جواب نہیں دے سکتا۔
حسینہ۔ تو پھر میں آپ کا عزیز وقت زیادہ ضائع کرنا نہیں چاہتی۔ لیکن ایک بار پھر میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ میرے آنے کا ذکر میرے شوہر سے نہ آئے۔

یہ کہا اور لیڈی صاحبہ اٹھ کر کمرے سے نکل گئیں چلتے وقت جو مایوسی آمیز نگاہ انھوں نے ہم پر ڈالی تھی وہ آج تک مجھے یاد ہے۔ لیڈی صاحبہ کے جانے کے بعد ہومس نے کہا۔
ہومس۔ اچھا واٹسن صنف نازک سے نمٹنا آپ کا کام ہے۔ بیگم صاحبہ کا اصلی مقصد کیا تھا وہ کس غرض سے آئی تھیں۔
میں۔ انکا بیان یقیناً واضح اور ان کا اندیشہ واقعی قدرتی ہے۔
ہومس۔ لیکن آپ نے ان کے تیور اور ان کے دبے ہوئے جوش انکی اضطرابی حالت اور سوالات میں اصرار پر غور نہیں کیا۔ وہ اس قسم کی عورت نہیں ہے جو ایسے جذبات کا جلد اظہار کرسکے
میں۔ واقعی تشویش اور گھبراہٹ تو اس میں ضرور پائی جاتی تھی۔
ہومس۔ اور یہ بھی دیکھا تھا کہ وہ کس طرح اصرار کے ساتھ ہم کو اس امر کا یقین دلاتی تھی کہ اسکے شوہر کے لئے یہی بہتر ہوگا کہ تمام باتوں کی اس کو آگاہی ہو جائے۔ آخر اس بات کا کیا مطلب تھا؟ اور ہاں تم نے یہ خیال نہیں کیا کہ جب وہ کمرہ میں بیٹھی تو چاروں طرف دیکھ بھال کر اس کرسی پر بیٹھیں جہاں روشنی انکی پشت پر پڑتی تھی وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ہم ان کا چہرہ دیکھیں۔

ہیلن - جی ہاں اُس نے کمرے بھر میں وہی ایک کرسی پسند کی۔

ہومس - واقعی .. ان کیدکن عظیم ، عورتوں کے مکر و فریب [illegible] مادموازیل مارگریٹ ہیلن اس عورت پر ہیلن نے جو شک ظاہر کیا تھا [illegible] یہ کوئی بات نہیں کہ جس کو ذرا پیچ پڑا نہیں تھا - اور یہی بات پتہ لگانے میں کامیاب ہوئی - بھلا یہ کوئی بات تھی عورتوں کی ذرا ذرا سی بات بلحاظ معنی دفتر ہوتی ہے ان کے دل میں جو باتیں کا تہہ خانہ ہوتا ہے کیا مجال جو اس کی کسی کو بات معلوم ہو جائے -

اسکے بعد مسٹر شرلاک ہومس اپنے خاص کمرے میں گھس گئے اور تھوڑی دیر بعد دوسرا لباس بدل کر نکلے معلوم ہوا کہ انھوں نے کہیں باہر جانے کی تیاری کی ہے -

ہومس - اچھا [illegible]

ہیلن - کیوں کہاں کو کمر باندھی گئی ہے -؟

ہومس - ہاں میرا ارادہ یہ ہوا ہے کہ آج دوپہر سے پہلے کا وقت فاکلینڈ اسٹریٹ جاکر ذرا اپنے پولیس والے دوستوں کی صحبت میں گزاروں اور دیکھوں کہ موقعہ کا کیا حال ہے اور پولیس کے ماہر ساتھیوں نے کیا نظریہ قائم کیا ہے -

ہیلن - اور آپ نے اسقدر حالات معلوم کرنے کے بعد کیا رائے قائم کی ہے ؟

ہومس - میرے نزدیک تو کاؤنٹ کی ہستی کو بھی لارڈ ویسکاؤنٹ کو ضرور بالضرور کوئی تعلق ہے - اگرچہ ابھی تک میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ واسطہ کس طرح اور کس ذریعہ سے قائم ہوا ہوگا - اور سچ پوچھو تو واقعات صحیحہ معلوم ہونے سے پہلے کسی قسم کی رائے قائم کرنا بہت بڑی غلطی ہے - سمجھدار لوگ کبھی جلد بازی سے کام نہیں لیا کرتے کیونکہ [illegible]

تعجیل کار ستیا طبیعت لود

اور تحقیق کا میں تو کچھ اسقدر ٹیڑھا واقع ہوا ہے کہ اگر پتہ چلے تو تنکے سے چل جائے اور نہ چلے تو قیامت تک نہ چلے - اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ تم یہ بیٹھ کر مزید باتیں معلوم کر لوں پھر کوئی رائے قائم کر کے آگے چلوں - فی الحال آپ مکان پر قیام فرمائیں اور اگر کوئی شخص ملاقات کے لیے آئے تو اُس کے حالات اور اُس کی غرض معلوم کر لیں میں سہ پہر کے وقت لنچ تک واپس آجاؤں گا -

باب (۴)

اخباری رپورٹیں

اس روز بلکہ دو روز بعد تک مسٹر شرلاک ہومس کی عجیب حالت رہی۔ وہ چپ چاپ الگ تھلگ رہتے تھے بلکہ مزاج میں ایک قسم کی زود رنجی آگئی تھی وہ کبھی جلدی کے ساتھ دوڑ کر باہر جاتے اور کبھی دوڑ کر گھر میں آگھستے۔ دو تین روز اسی دوڑ دھوپ میں گزر گئے۔ کبھی وہ سگرٹ یا پائپ پینے پر آتے تو تمباکو کے دھوئیں اڑا دیتے اور اگر کبھی کچھ اور دھن ہوتی تو وایلن لیکر دو چار چیزیں بجا لیتے۔ کبھی کھانے پر آمادہ ہوتے تو سوکھے کیک اور بسکٹ درجنوں چبا جاتے اور وہ بھی بے وقت۔ اور جب کبھی میں کوئی سوال کر بیٹھتا تو بادل ناخواستہ بلکہ بمشکل جواب دیتے۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ معاملہ ٹھیک نہیں اور جس بات کی وہ فکر میں ہیں اس تک ہنوز طبیعت کی رسائی نہیں ہوئی باینہمہ وہ مجھ سے معاملہ کا کوئی ذکر نہیں کرتے تھے۔ مجھے اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوا تھا کہ تفتیش وجہ مرگ اور پنچایت نامہ مرتب کرنے کے وقت کیا کیا شہادتیں گذریں اور کیا کیا باتیں معلوم ہوئیں۔ یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ پولیس نے مِٹن خدمتگار کو گرفتار کر لیا تھا لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔ ججوں نے وجہ مرگ قتل عمد قرار دی۔ لیکن مجرم کا پتہ کچھ نہ چلا اور نہ یہ معلوم ہوا کہ قتل کی غرض کیا تھی۔ جس کمرہ میں قتل واقع ہوا تھا وہ تمام قیمتی سامان سے بھرا ہوا تھا جس میں سے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا گیا تھا۔ مقتول کے تمام کاغذات بھی بجنسہ موجود تھے۔ جنکو افسران پولیس نے بغور دیکھا بھالا۔ ان کاغذات سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مقتول بین الاقوامی سیاسیات سے بہت کچھ دلچسپی لیتا تھا۔ مقتول بڑا باتونی شخص تھا۔ اور وہ یورپ کی تقریباً تمام زبانیں جانتا تھا۔ اور خطوط نویسی میں بھی ان تھک تھا۔ مختلف ممالک کے سربرآوردہ مدبروں سے اس کا گہرا تعلق تھا۔ لیکن جس قدر کاغذات اس کی میز کی درازوں سے برآمد ہوئے تھے ان سے کوئی خاص سنسنی خیز بات معلوم نہیں ہوئی اگرچہ مقتول مجرد آدمی تھا لیکن صنف نازک سے اسکے تعلقات بہت وسیع تھے۔ مگر یہ تعلقات محض سطحی تھے یعنی شناسائی تو بہت سی عورتوں سے

تھی لیکن آشنائی بہت کم سے تھی۔ اور عشق تو کسی سے بھی نہیں تھا مقتول کی زندگی مرنجان مرنج
طور پر گزرتی تھی اور کسی فرد بشر کو اس سے رنج نہیں پہونچا تھا۔ الغرض واقعہ قتل پُر اسرار
تھا اور اس کا راز کھلنے کی بھی کوئی توقع نہیں تھی۔

جان مِن خدمت گار محض شبہ پر گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن اس کے خلاف کوئی شہادت
نہ تھی۔ اس روز رات کو وہ ہیمرسمتھ میں اپنے بعض احباب سے ملنے گیا تھا۔ گویا وہ موقع پر موجود
ہی نہیں تھا۔ اور اس کا کامل ثبوت بہم پہونچ گیا تھا۔ ایک ضروری بات یہ تھی کہ جس وقت
وہ ہیمرسمتھ سے چلا تھا۔ اس وقت سے چل کر وہ موقعہ پر حادثہ قتل معلوم ہونے کے قبل پہونچ سکتا
تھا لیکن اس نے بیان کیا کہ چونکہ رات سہانی تھی۔ اس لئے وہ بہت راستہ تک پیدل خراماں خراماں
چلا تھا اور یہ بات دل کو بھی لگتی تھی وہ درحقیقت مکان پر بارہ بجے پہونچا تھا۔ اور قتل کا حال معلوم
کرتے ہی گھبرا گیا تھا آقا اور خادم کے درمیان کوئی وجہ رنجش نہیں تھی مقتول کی بعض چیزیں
مثلاً استرون کا ایک بکس خدمت گار کے کمرے سے دستیاب ہوا۔ لیکن اس نے بیان کیا کہ یہ
چیزیں مالک نے اس کو تحفۃً عنایت فرما دی تھیں اور اس کے بیان کی تصدیق محلدار نے بھی
کی۔ یہ خدمت گار مقتول کے یہاں تین سال سے نوکر تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کبھی مقتول یورپ
جایا کرتا تھا تو وہ خدمت گار کو ساتھ نہیں لیجاتا تھا۔ کبھی کبھی مقتول پیرس جاکر تین تین مہینہ رہتا
تھا اور خدمت گار کے سپرد لنڈن کا محل رہتا تھا۔ محلدار کا بیان یہ تھا کہ اس کو واردات کی کچھ خبر ہی
نہیں ہوئی۔ اگر کوئی غیر شخص اس رات کو آیا ہوگا تو خود آقا ہی نے اس کو مکان میں داخل کیا ہوگا

الغرض جہاں تک اخباری رپورٹیں پڑھنے سے معلوم ہوا معاملہ بدستور عقدۂ لاینحل تھا۔ اگر
مسٹر ہومس کو اس سے زیادہ کوئی بات معلوم ہوئی ہوگی تو وہ بھی راز سربستہ تھی۔ لیکن چونکہ انہوں
نے مجھ سے فرمایا تھا کہ انسپکٹر لیسٹریڈ اس مقدمہ کی تفتیش کر رہے ہیں اور انہوں نے انکو بھی شریک کار
کر لیا ہے اس لئے خیال کرتا تھا کہ جو کچھ حال معلوم ہوتا جاتا ہے اس سے مسٹر ہومس بخوبی واقف
ہیں لیکن اس واقعہ کے چوتھے روز پیرس سے ایک طویل تار موصول ہوا جس سے واقعہ کا پورا
حل ہوتا نظر آتا تھا۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا تار

پیرس کی پولیس نے ایک راز کا انکشاف کیا ہے جسکے ذریعہ سے اس پُر اسرار واقعہ قتل کے

معاملہ سے پردہ اٹھتا ہے جو گذشتہ سوموار کو گوڈالمن سٹریٹ واقع ویسٹ منسٹر میں مسٹر اڈوارڈ ڈیلوکاس کے پر اسرار قتل کی صورت میں نمودار ہوا تھا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ بدنصیب مقتول اپنے کمرہ میں اس حالت میں پایا گیا تھا کہ کسی نے اس کے سینہ میں چھرا بھونک دیا تھا اور قتل کا کچھ شبہ مقتول کے خدمتگار پر بھی کیا جاتا تھا۔ لیکن جب خدمتگار کی عدم موجودگی ثابت ہو گئی تو یہ شبہ قطعی جاتا رہا۔ کل ایک لیڈی مسماۃ مادام ہنری فورنایہ کی نسبت حکام پولیس کو رپورٹ کی گئی کہ وہ پاگل ہو گئی ہے۔ یہ خاتون ریو آسترلیز پر ایک چھوٹے سے مکان میں رہتی تھی۔ رپورٹ خاتون مذکور کے نوکروں نے کی۔ ڈاکٹری معائنہ سے معلوم ہوا کہ واقعی اس کو ایک قسم کا جنون ہو گیا ہے جس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ مزید تحقیقات کے بعد پولیس کو معلوم ہوا کہ مادام مذکور گذشتہ منگل کی شب کو بھی لندن کے سفر سے واپس ہوئی ہے اور اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ جناب ان کا تعلق واقعہ قتل ویسٹ منسٹر سے ضرور کچھ ہے۔ فوٹو اور تصاویر کا مقابلہ کرنے سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ موسیو ہنری فورنایہ اور مسٹر اڈوارڈ ڈیلوکاس دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور مقتول بعض خاص وجوہ کی بنا پر لندن اور پیرس میں دوہری زندگی بسر کرتا تھا۔ مادام فورنایہ ایک بیحد زود رنج اور تند خو عورت ہے اور پہلے اس کو کبھی کبھی جذبات رشک و حسد کی وجہ سے اسقدر غصہ آجاتا تھا کہ وہ آپے سے باہر ہو جاتی تھی۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جنون کا کوئی ایسا ہی دورہ اٹھا ہوگا جو مادام مذکور نے لندن کی سنگین واردات کا ارتکاب کیا۔ اگرچہ سوموار کی رات کو لندن میں مادام مذکور کی نقل و حرکت کا حال معلوم نہیں ہوا لیکن اسقدر ضرور پتہ چل گیا کہ جب وہ چیرنگ کراس سٹیشن پر تھی تو لوگ اس کی بھیانک صورت دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے لہذا خیال کیا جاتا ہے کہ جرم قتل یا تو مادام مذکور سے بحالت جنون سرزد ہوا یا قتل کے صدمہ سے اس کی حالت متغیر ہو گئی تھی لیکن اس وقت خاتون مذکور کی حالت ایسی ہے کہ وہ اپنے گذشتہ واقعات کا کوئی مربوط بیان نہیں دے سکتی۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اب اس کی حالت درست ہونے کی کوئی توقع نہیں جو اس امر کی بھی شہادت موجود ہے کہ مادام فورنایہ کی صورت شکل کی ایک عورت سوموار کی رات کو مکان واقع گوڈالمن سٹریٹ کو تکتی ہوئی دیکھی گئی تھی۔

میں نے اخبار کی یہ تمام عبارت پڑھ کر مسٹر شرلاک ہومس کو سنائی وہ اس وقت ناشتہ کر رہے
تھے اور پھر پوچھا۔

میں۔ کہئے مسٹر ہومس! اب آپ کی کیا رائے ہے۔

ہومس۔ دوست واٹسن! تمہارے پیٹ میں عرصہ سے درد ہو رہا ہے لیکن آپ کو یہ بھی
خیال کر لینا چاہئے کہ اگر میں نے آپ سے کوئی بات بیان نہیں کی تو اس کے معنی
یہ تھے کہ بیان کرنے کے قابل کوئی بات تھی ہی نہیں۔ اور یہ رپورٹ پیرس سے
آئی ہے اس سے بھی میری مقصد برآری نہیں ہو سکتی۔

میں۔ واقعہ قتل کے متعلق تو یقیناً فیصلہ کن ہے۔

ہومس۔ واقعہ قتل محض ایک اتفاقی اور ضمنی بات ہے اصلی اور اہم کام تو کاغذ کی
گمشدگی کا معلوم کرنا اور اس کی دستیابی ہے تاکہ ایک یوروپین تباہ کن جنگ واقع
نہ ہونے پائے گزشتہ تین دن کے اندر صرف ایک اہم بات واقع ہوئی ہے اور وہ یہ کہ
کہ دراصل کوئی بات واقع ہی نہیں ہوئی مجھے گورنمنٹ کی طرف سے گھنٹہ گھنٹہ بھر بعد
خبر ملتی رہتی ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ یورپ بھر میں جنگ و جدل کی کہیں کوئی علامت
نظر نہیں آتی ہے۔ اگر وہ خط کہیں پہنچ گیا ہوتا تو یہ بات نہ ہوتی۔ کوئی۔ کوئی علامت
فتنہ و فساد کی ضرور نظر آتی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خط ابھی تک کہیں باہر نہیں گیا۔ پھر اگر باہر
نہیں گیا تو پھر وہ کہاں ہے؟ کس کے قبضہ میں ہے؟ اور ابھی تک کیوں رکا ہوا ہے؟ بعض
یہی باتیں ہیں جو مجھے عرصہ سے پریشان کر رہی ہیں اب ایک سوال یہ ہے کہ کیا یہ اتفاقی بات
ہے کہ جس رات کو کاغذ چوری ہوا ہے اسی رات کو لیوکاس کو قتل کیا جائے؟ کیا وہ خط لیوکاس
کے قبضہ میں پہنچ گیا تھا اگر ایسا ہوا تھا تو پھر وہ اس کے کاغذات میں سے کیوں برآمد نہیں
ہوا؟ کیا مقتول کی پاگل عورت وہ کاغذ نکال لے گئی؟ اگر یہ بات ہے تو کیا وہ خط اس
عورت کے گھر میں موجود ہے؟ اگر یہ بھی صحیح مان لیا جائے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اگر اس کی
خانہ تلاشی لی جائے اور [illegible] باشندہ ہو کیونکہ پیرس کی پولیس کے بغیر تو ایسا نہیں
ہو سکتا۔ اگر [illegible] سے دوست واٹسن! یہ ایسا عجیب و غریب معاملہ ہے کہ اس میں
قانون بھی ہمارے لئے اتنا ہی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے [illegible] تم تو خوب جانتے ہو
[illegible] لیا جائے [illegible] آن پڑا ہے کیونکہ

معاملہ میں بہت بڑی چوکھوں ہے۔ اگر کسی طرح میں اس عقدہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو میں سمجھوں گا کہ عمر بھر میں مجھ سے کوئی کام اس قدر زبردست اور عظیم الشان انجام نہ پایا تھا۔

اتنے میں مسز ہڈسن نے ایک تار لا کر دیا۔ مسٹر ہومس نے لفافہ کھول کر پڑھا اور بولے۔

ہومس۔ اوہو، یہ دیکھئے میدان جنگ سے نئی اطلاع آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ انسپکٹر لیسٹریڈ کو کوئی نئی اور عجیب بات ہوئی ہے اچھا واٹسن اپنی ٹوپی اٹھاؤ اور ہم دونوں ویسٹ منسٹر تک چلیں گے۔

باب (۵)

معائنہ موقع

میرے لئے موقعہ واردات پر پہنچنے کا یہ پہلا موقع تھا۔ انسپکٹر لیسٹریڈ موقعہ پر موجود تھے۔ وہ مکان کی کھڑکی میں کھڑے تھے۔ ہم کو دیکھتے ہی انھوں نے دور سے سلام کیا اور ایک کانسٹیبل نے آکر دروازہ کھولا۔ اور ہم دونوں کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ وہی کمرہ تھا جس میں قتل کی واردات ہوئی تھی لیکن اب وہاں اُس قتل و خون کا کوئی نشان موجود نہ تھا سوائے خون کے ایک دھبے کے جو جما ہوا اور کھونڈے پن سے فرش پر لگا ہوا تھا۔ یہ فرش کی سطر نجی یا دری کمرہ کے وسط میں کھچی ہوئی تھی اور اُس کے چاروں طرف شاہ بلوط کی پختہ لکڑی کے نہایت صاف اور چمکدار چوکے لگے ہوئے تھے۔ آتشدان پر جو کارنس تھی اُس سے اوپر دیوار پر پرانے مشرقی ہتھیاروں کی ایک بڑی تعداد بطور آرائش قرینے سے سجی ہوئی تھی۔ انھیں ہتھیاروں میں کا وہ بیش قبض تھا جس سے قتل ہوا تھا۔ کھڑکی کے سامنے ایک شاندار لکھنے کی میز نصب تھی۔ اور کمرہ کی ہر چیز سے یعنی تصاویر، اسلحہ، قالین، پردوں وغیرہ سے مالک مکان کا ذوق سلیم اور سلیقہ ظاہر ہوتا تھا۔

انسپکٹر: کیا آپ نے پیرس سے آئی ہوئی خبر کا ملاحظہ فرمایا۔

ہومس نے سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔

انسپکٹر۔ اس مرتبہ تو ہمارے فرانسیسی دوستوں نے نشانہ پر تیر مارا۔ واقعی جس طرح وہ بیان کرتے ہیں واقعہ اسی طرح گزرا ہے۔ اُس عورت نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا ہوگا۔ یہ ملاقات گویا اتفاقی تھی۔ کیونکہ مقتول خود کو ہمیشہ الگ تھلگ مکان میں بند رکھا کرتا تھا۔ مقتول نے عورت کو اندر آنے دیا۔ کیونکہ وہ اس کو سڑک پر کھڑا نہ رکھ سکتا تھا اس عورت نے آکر شکوہ و شکایات کا دفتر کھول دیا ہوگا۔ بات بات میں بات بڑھ گئی بعد ازاں اس پاگل عورت نے

ہاتھ کے قریب ہی سے وہ پیش قبض اٹھا کر مقتول کے دل میں بھونکدیا۔ یہ معاملہ فوراً ہی واقع نہیں ہوا ہوگا۔ کیونکہ کمرہ کا تمام سامان ایک گوشہ میں اکٹھا ہوا پڑا ہے اور یہ درمیانی کرسی یہ ظاہر کرتی ہے کہ مقتول نے یہ کرسی بطور سپر کے استعمال کی ہوگی یہ معاملہ اسقدر صاف ہے گویا ہماری آنکھوں کے سامنے گزرا ہے

ہومس نے سر اٹھا کر انسپکٹر لیسٹریڈ کی طرف گھورا۔

ہومس۔ جب آپ کے سر دیک معاملہ روز روشن کی طرح صاف ہے تو پھر آپ نے مجھے کیوں طلب کیا۔

انسپکٹر۔ اوہ یہ دوسری بات ہے محض معمولی لیکن آپ کی دلچسپی کی ہے اگرچہ اس کا تعلق خاص معاملہ سے کچھ نہیں ہے۔

ہومس۔ خاص وہ کیا؟

انسپکٹر۔ آپ تو جانتے ہیں کہ جب اس قسم کی کوئی واردات ہو جاتی ہے تو ہم اس امر کی بڑی احتیاط کرتے ہیں کہ کوئی چیز ادھر سے ادھر ہونے پائے چنانچہ اس کمرے کی بھی کسی چیز کو چھیڑا نہیں گیا ہمارا [illegible] صبح [illegible] لاش [illegible] تحقیقات کے لئے اٹھا دی گئی اور تحقیقات موقعہ بھی ختم ہوگئی تو ہم کو خیال آیا کہ ذرا کمرہ کی حالت درست کر دی جائے یعنی کم از کم اس شطرنجی کے فرش کو تو ٹھیک کر دیا جائے۔ دیکھئے یہ فرش کہیں جگہ سے [illegible] جڑا ہوا نہیں ہے۔ [illegible] ہم لوگوں نے یہ فرش اٹھایا تو کیا نظر آیا۔

ہومس (بڑے اشتیاق سے) [illegible]

انسپکٹر۔ ایسی بات [illegible] اگر آپ سو برس تک بھی سر مارتے [illegible] نہ کر سکینگے۔ سنئے! آپ وہ دھبہ دیکھتے ہیں [illegible] فرش پر ہے [illegible] حرف پڑا ہوا ہوگا تو دری میں بہت کچھ جذب ہو گئے [illegible] ہوگا [illegible]؟

ہومس۔ بیشک [illegible] ہو کر [illegible] ہوگا۔

انسپکٹر۔ لیکن آپ یہ [illegible] دھبے کے مطابق لکڑی کے [illegible] پر کہیں بھی کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔

ہومس۔ [illegible] ہے

انسپکٹر۔ [illegible] واقعہ [illegible] موجود نہیں ہے۔

یہ کہکر انسپکٹر لسٹریڈ نے دری کا گوشہ اپنے ہاتھ میں لیکر الٹ پلٹ کر دیکھا لیکن
واقعی کہیں نشان نہیں تھا۔
ہومس۔ حیران ہوکر لیکن سب اوپر اور نیچے دونوں طرف نشان موجود ہیں تو لکڑی
پر دھبہ ضرور ہونا چاہیئے۔
اس وقت انسپکٹر لسٹریڈ میرے دوست شرلاک ہومس کی حیرانی دیکھ کر بہت محظوظ
ہوا کیونکہ وہ اُن کی اسی طرح بہت حیران کیا کرتے تھے۔
انسپکٹر۔ اچھا میں ایک بات اور بتاتا ہوں دوسرا دھبہ بھی ایک جگہ موجود ہے لیکن ان
دونوں دھبوں میں مطابقت نہیں ہوتی۔ خود دیکھ لو۔
یہ کہکر انسپکٹر نے شطرنجی کا دوسرا گوشہ اٹھا کر دکھایا اور وہاں واقعی لکڑی کے
سفید اور چمکدار چوکے پر ایک بڑا سرخ نشان نظر آیا۔
انسپکٹر۔ فرمائیے مسٹر ہومس آپ کیا سمجھے؟
ہومس۔ یہ تو بہت سیدھی سادی بات ہے۔ دونوں دھبوں میں مطابقت ضرور تھی لیکن
کسی نے اس شطرنجی کو اوپر سے اِدھر اُدھر کر دیا ہے اور چونکہ شطرنجی مربع اور چوڑی
ہوتی نہیں ہو اس لئے بہت آسانی سے الٹی پلٹی جا سکتی تھی۔
انسپکٹر۔ بس جناب سرکاری پولیس کو آپ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے اب آپ ہی بتائیے
کہ دری کو کس نے الٹ پلٹ کیا؟ اور کیوں کیا؟
اس وقت مسٹر شرلاک ہومس کے چہرے سے اُن کے اندرونی جوش کی علامتیں
ظاہر ہو رہی تھیں اور ان کا تمام جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔
ہومس۔ لسٹریڈ! کیا وہ کانسٹبل جو اس جگہ تعینات تھا یہاں سے ایک سکنڈ کے لئے
بھی کہیں نہیں گیا اور وہ یہیں قائم رہا۔
انسپکٹر۔ ہاں یہیں رہا۔
ہومس۔ تو دیکھو اگر آپ میرا کہنا مانیں تو دربان کانسٹبل کا بیان بھی خوب ہوشیاری
سے لیجیئے۔ لیکن ہمارے سامنے کچھ نہ پوچھئے اس کو علیحدہ کمرے میں لیجا کر پوچھئے
تنہا ہوگا تو گمان غالب ہے کہ معاملہ صاف صاف کہدے گا۔ یہ بات کہہ کر کام ختم
کیا سمجھے۔ ہومس نے اسقدر دریافت کرا کہ کوئی شخص یہاں صرف آیا ہے خوب دبا کر پوچھا

یہ بھی جتا دیا کہ صاف گوئی ہی میں نجات مضمر ہے۔ بس جس طرح میں نے بتایا ہے بالکل اسی طرح کرو۔

انسپکٹر۔ واللہ اگر اُسے کچھ معلوم ہے تو میں دریافت کر کے چھوڑوں گا۔

یہ کہتے ہی وہ تیزی سے قدم بڑھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اسکی رعب دار آواز پچھلے کمرے سے سُنائی دی۔

اس کے بعد ہومس نے فوراً وہ شطرنجی جلدی سے ہٹا دی اور گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل چوبی فرش کے چوکون کا غور سے معائنہ کرنے لگے۔ وہ ہر چوکے کو بڑے غور سے دیکھتے تھے آخرکار اسی طرح دیکھتے دیکھتے وہ ایک چوکے کے پاس پہونچے۔ اس کا ایک کنارہ پکڑ کر اٹھایا۔ چوکا فوراً کھڑکی کے دروازہ کی طرح کھل گیا۔ مسٹر ہومس نے اُس میں اپنا ہاتھ ڈالدیا لیکن پھر غصہ سے ہاتھ نکال کر جھٹکنے لگے۔ چوکے کے نیچے ایک صندوقچہ کی وضع کا غار تھا لیکن اُس میں سے کچھ برآمد نہوا۔ اس کے بعد مسٹر ہومس نے فوراً وہ چوکا اُسی طرح بٹھا دیا اور بولے۔

ہومس۔ جلدی کرو واٹسن! جلدی کرو۔ اور یہ فرش اسی طرح بچھا دو۔

اس کے بعد مسٹر ہومس نہایت مطمئن صورت بنا کر آتشدان کے پاس کرسی پر بیٹھ گئے اور ایسی حالت بنائی گویا کوئی نئی بات ہوئی ہی نہیں تھی۔ تھوڑی دیر بعد انسپکٹر لیسٹرڈ کی آواز دروازے کے باہر سنائی دی۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کو اتنی دیر تک منتظر رکھا۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو اس معاملے سے پریشان کیا ہے۔ اچھا تو اس کانسٹبل نے سب باتوں کا صاف صاف اقبال کر لیا ہے۔

اس کے بعد وہ موٹا تازہ کانسٹبل بھی کمرے میں داخل ہوا۔ اور لجاجت کے ساتھ کہنے لگا۔

کانسٹبل۔ حضور اس میں میری کوئی بدنیتی نہیں تھی۔ وہ جوان عورت کل رات دروازہ پر آئی اور کہنے لگی کہ وہ مکان بھول گئی ہے اس کے بعد ہم دونوں باتیں کرنے لگے حضور تو جانتے ہیں کہ تمام دن ڈیوٹی پر رہنے کے بعد انسان کی طبیعت کس قدر اُکتا جاتی ہے۔

ہومس - اچھا تو پھر کیا ہوا؟
کانسٹبل - وہ کہنے لگی کہ میں یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ قتل کہاں ہوا - کیونکہ اس نے تمام حال اخباروں میں پڑھ لیا تھا - وہ عورت نہایت معزز اور شین قاف سے درست تھی - میں نے بھی اس میں کوئی قباحت نہ دیکھی کہ اس کو یہ کمرہ ایک نظر دکھا دیا جائے - جب اس عورت نے وہ دھبہ فرش پر دیکھا تو وہ زمین پر گر پڑی اور اس طرح بیہوش ہو گئی جیسے کوئی مردہ ہوتا ہے - میں دوڑ کر مکان کے عقب میں گیا اور تھوڑا سا پانی لیکر آیا - لیکن وہ پھر بھی ہوش میں نہ آئی - اس کے بعد میں سامنے کی دوکان میں تھوڑی سی برانڈی لینے گیا اور جب تک میں برانڈی لایا اس عورت کو غشی سے افاقہ ہو چکا تھا - اور وہ اٹھ کر چلی گئی تھی غالباً وہ شرم کی وجہ سے میرا سامنا نہ کر سکی -
ہومس - یہ دری کیونکر الٹ پلٹ ہوئی -؟
کانسٹبل - حضور چونکہ وہ اس فرش پر گری تھی اس لئے اس میں شکن پڑ گئے تھے - اسکے بعد میں نے اس شطرنجی کو ٹھیک کر دیا -
انسپکٹر - اگرچہ کس دیکھو کانسٹبل میکفرسن یہ تمہارے لئے سبق ہے کہ تم اپنے افسروں کو دھوکا نہیں دے سکتے - دیکھو ذرا سی بات نے تمہارا تمام بھانڈا پھوڑ دیا - اور ہم کو معلوم ہو گیا کہ ضرور اس کمرے میں کوئی آیا ہوگا - یہ بھی تمہاری خوش قسمتی ہے کہ یہاں سے کوئی شے گم نہیں ہوئی - افسوس ہے مسٹر ہومس میں نے آپ کو ناحق تکلیف دی - لیکن میرا خیال تھا کہ چونکہ اس دھبہ سے دوسرے دھبہ کی مطابقت نہیں ہوتی اس لئے آپ کو اس معاملہ سے ضرور دلچسپی ہوگی -
ہومس - بیشک یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں لیکن کانسٹبل یہ تو بتاؤ کہ وہ عورت یہاں کیا صرف ایک ہی مرتبہ آئی تھی -
کانسٹبل - جی ہاں حضور صرف ایک مرتبہ -
ہومس - وہ کون عورت تھی؟
کانسٹبل - کیا حضور اس کا نام نہیں جانتے؟ وہ نوکری کی تلاش میں آئی تھی کسی نے ٹائپ رائٹر پر کام کرنے والی عورت کے لئے اشتہار دیا تھا - وہ تلاش کرتی ہوئی غلط مکان میں چلی آئی - عورت بڑی خوش مزاج خوبصورت اور نوجوان تھی

ہومس۔ کسقدر کشیدہ قامت اور خوبصورت؟
کانسٹیبل۔ ہاں حضور پوری قد و قامت کی عورت تھی۔ اور حسین و جمیل بھی تھی۔ بہت سے
آدمی تو اس کی صورت دیکھتے ہی فریفتہ ہو جائیں گے۔ اس نے باتوں باتوں میں مجھ سے
کہا کہ "پولیس افسر صاحب ذرا ایک نظر مجھے بھی موقعہ دیکھ لینے دیجئے" اس کے ناز و انداز
کچھ اس قدر دلکش تھے کہ میں اس کی درخواست مسترد نہ کر سکا اور میں نے اس کو موقعہ
دیکھ لینے کی اجازت دیدی۔
ہومس۔ وہ کیسے کپڑے پہنے ہوئے تھی؟
کانسٹیبل۔ کپڑے! حضور وہ تو سر سے پیر تک ایک چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔
ہومس۔ وقت کیا تھا؟
کانسٹیبل۔ رات ہونے کو تھی جس وقت میں برانڈی لیکر آیا تو لوگ چراغ روشن کر رہے
تھے۔
ہومس۔ اچھا خیر اب واٹسن یہاں سے چلو۔ کیونکہ اس وقت ہم لوگوں کو ایک دوسری
اور زیادہ ضروری کام درپیش ہے۔
الغرض دونوں اس مکان سے چلے لیکن چلے سامنے والے کمرے میں بیٹھے رہے اور
کانسٹیبل نے ہمارے لئے دروازہ کھول دیا مسٹر شرلاک ہومس نے دروازے سے باہر نکلتے
ہی کوئی چیز اپنے ہاتھ میں لیکر دکھائی جسے دیکھتے ہی کانسٹیبل حیرت سے ششدر رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
وہ چلایا۔
کانسٹیبل۔ خدایا!
کانسٹیبل کچھ اور کہنے کو تھا لیکن ہومس نے لبوں پر انگلی رکھ کر اس کو منع کر دیا اور
وہ چیز اس کے ہاتھ میں تھی وہ پھر اپنی جیب میں رکھ لی۔ اس کے بعد جب ہم سڑک پر پہنچے تو
شرلاک ہومس نے بے تحاشا قہقہہ لگایا اور بولے۔
ہومس۔ واللہ! یہ تو خوب کام ہوا۔ چلو دوست واٹسن بس اب اس تماشہ کا آخری
پردہ پڑنے والا ہے اور اب میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ اب جنگ ہرگز
نہیں ہوگی۔ عالیشان مسٹر ٹریلانی ہوپ کی روشن کیرئیر کو ہرگز دھبہ نہیں لگیگا۔
اور بیوقوف بادشاہ نے وہ خط ارسال کیا تھا اب اس کو بھی اس کی حماقت اور غیر دانشمندی

کی کوئی سرا نہیں ملیگی - وزیر اعظم کو بھی یورپ کی مزید پیچیدگیوں میں پھنسا نہیں پڑے گا۔ اور اگر ہم نے کیفقدر سلیقہ اور ہوشیاری سے کام لیا تو اس ناگوار واقعہ کی کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی اور تمام معاملہ یوں ہی دبا رہے گا۔

میں مسٹر شرلاک ہومس کی باتیں سن کر حیران ہو رہا تھا - آدمی کیا تھا اچھا خاصا جادوگر تھا - اس کی کار روائیاں کچھ اس قدر خاموش اور حیرت انگیز ہوتی تھیں کہ بال کے سر سے خود بخود واہ نکل جاتی تھی یہی حالت اس وقت میری بھی تھی -

میں - کیا آپ نے یہ معاملہ حل کر لیا یا ابھی کسی نتیجہ پر پہنچے ؟

ہومس - نہیں واٹسن ابھی ایسا تو نہیں ہے بعض باتیں ہنوز تاریکی میں ہیں لیکن اور باتیں اس قدر زیادہ اور عمدگی سے معلوم ہو گئی ہیں کہ اگر ہم ان غیر معلوم شدہ باتوں کا پتہ لگا سکیں تو اس میں کوئی دشواری نہیں ہے -

میں - پھر اب آپ کا کیا ارادہ ہے ؟

ہومس - ارادہ یہ ہے کہ وائٹ ہال ٹیرس چلیں اور جسقدر معاملہ باقی رہ گیا ہے وہ وہاں چل کر پورا کر دیں -

میں - وہ تو وزیر امور متعلقہ یورپ یعنی ہوپ صاحب کا محل ہے وہاں کیا ہو گا ؟

ہومس - ہاں وہ رائٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ کا محل ہے اور اب جو کچھ بھی اس معاملہ میں باقی رہ گیا ہے اس کا تعلق وہیں سے ہے - بعض اوقات کچھ ایسی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اچھے خاصے بھلے آدمی بھی صراط المستقیم سے ڈگمگا جاتے ہیں - اور بھٹک کر سنگین سے سنگین جرم کرنے پر بھی نہیں ہچکچاتے - ایسا ہی اس معاملہ میں بھی ہوا ہے جہاں تک میرا خیال ہے کام کرتا ہو اس معاملہ میں بھی ایسا ہی ہوا ہے - دیکھو وہاں چل کر تمام باتیں آپ کو خود بخود معلوم ہو جائیں گی -

باب (۶)

افشائے راز

تھوڑی دیر بعد ہم وہایٹ ہال ٹیرس یعنی رایٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ کے محل پر پہونچ گئے۔ مسٹر شرلاک ہومس نے ایک نوکر سے دریافت کیا۔

ہومس۔ کیا لیڈی ملڈا ٹریلانی ہوپ تشریف رکھتی ہیں؟

نوکر۔ جی ہاں موجود ہیں۔

ہومس۔ تو ذرا ہمارے آنے کی اطلاع کر دو۔ اور یہ کارڈ پہونچا دو۔

مسٹر ہومس نے اپنے نام کا ملاقاتی کارڈ نوکر کے حوالہ کیا جو تھوڑی دیر بعد آکر ہم کو اُس کمرے میں لیگیا جہان لیڈی صاحبہ صبح کے وقت بیٹھا کرتی تہیں۔

اس وقت لیڈی صاحبہ کے حسین چہرے پر برافروختگی کے آثار نمایاں تھے تیوری کے بل صاف کہہ رہے تھے کہ ؎

بھویں تنتی ہیں خنجر ہاتھ میں ہے تن کے بیٹھے ہیں
کسی کی آج آئی ہے جو وہ بن ٹھن کے بیٹھے ہیں

ہم کو دیکھ کر لیڈی صاحبہ فوراً بھڑک اُٹھین۔

بیگم صاحبہ۔ مسٹر ہومس یقیناً آپ کی حرکت ناجایز اور غیر شریفانہ ہے۔ میری خواہش تھی جیسا کہ میں آپ سے پہلے ہی ظاہر کر چکی تھی کہ میرا آپ کے پاس جانا ایک راز کی بات تھی اور میں اس بات کو اس لئے کسی پر ظاہر ہونے دینا نہیں چاہتی تھی کہ کہین میرے شوہر کو یہ خیال نہ گزرے کہ میں ان کی راز کی باتوں کی تلاش و تجسس میں ہوں لیکن آپ نے میری عزت و آبرو کا خیال نہ کیا اور اب آپ یہاں تشریف لائے ہیں کہ جس سے لوگون کو خیال گزرے گا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان میں کوئی خاص

معاملہ خطرہ میں ہے اور آپ کی اس غیر دانشمدانہ حرکت سے میری عزت و آبرو پر حرف آئیگا۔
ہولمس صاحب [illegible] بیگم صاحبہ! میرے لئے اسکے سوائے اور کوئی چارہ کار ہی نہ تھا [illegible] وزیر حکم ہوا ہے کہ جس طرح ممکن ہو مین اُس گم شدہ اہم کاغذ کا پتہ لگا کر برآمد کروں۔ اس لئے اب مین مجبور ہو کر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون اور درخواست کرتا ہون کہ ازراہ مہربانی وہ کاغذ میرے حوالہ فرما دیجئے۔

ان الفاظ نے جادو کا کام کیا۔ بیگم صاحبہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئین اُنکے چہرے کا تمام غیظ و غضب وحشۃً اُڑ گیا۔ چہرے کا رنگ فق ہو گیا مردنی چھا گئی۔ اُس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئین اور وہ نقش حیرت بنکر ہماری طرف تکنے لگی۔ اس کے بعد اُس کے پاؤں لڑکھڑائے۔ مجکو تو خیال گزرا تھا کہ شائد وہ بیہوش ہو کر گر پڑے لیکن واہ ری عورت، وہ سنبھلی۔ ضبط کیا اور پھر وہی غیظ و غضب غصہ اور نفرت کی علامتیں پہلے سے بھی زیادہ اس کے خوبصورت چہرے پر نمودار ہو گئین۔

بیگم صاحبہ۔ تم ـــ تم مسٹر ہولمس! میری توہین کر رہے ہو۔

ہولمس (سرد مہری سے) لائیے! بیگم صاحبہ لائیے! بس اب ان تمام باتوں کو طاق مین رکھئے اور وہ کاغذ لوائیے۔

بیگم صاحبہ۔ اچھا تو میں ابھی اس کو بلاتی ہون جو تمہیں کان پکڑ کر باہر نکال دے گا یہ کہکر بیگم صاحبہ گھنٹی کی طرف جھپٹین۔

ہولمس۔ (غیر متاثر ہو کر) بیگم صاحبہ یہ حرکت نہ کیجئے۔ گھنٹی ہرگز نہ بجائیے کیونکہ اگر آپ نے ایسا کیا تو جسقدر کوششین مین اخفائے راز کی کر رہا ہون وہ سب برباد ہو جاوین گی اور آپ کا اسقدر فضیحتہ اور رسوائی ہو گی کہ دنیا بھر میں منہ دکھانے کو جگہ نہ رہے گی بس اب آپ کیلئے اس سے بہتر بات اور کچھ نہین کہ آپ وہ خط میرے حوالہ کر دیں اور تمام معاملہ میرے اختیار پر چھوڑ دین۔ اگر آپ نے میرا کہنا مانا تو میں آپ کے لئے ہر بات کی کوشش کروں گا اور اگر آپ نے میری مرضی کے خلاف کارروائی کی تو میں آپ کا بھانڈا پھوڑ دوں گا۔ پھر اس کے جو کچھ نتائج نکلیں گے اُنکو آپ ہی خوب سمجھ سکتی ہین سمجھ گئیں؟

لیکن وہ پیکر حسن و جمال اور وہ مجسمہ عظمت و شان اسی طرح غیر متاثر ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم کو بڑی بڑی آنکھوں سے جنسے شعلے نکل رہے تھے گھور رہا تھا۔ اُس کی تیز

نظروں سے ایسا ظاہر ہوتا تھا گویا وہ شرلاک ہومس کے دل کی باتیں معلوم کر رہی ہے اگرچہ اس کا ہاتھ گھنٹی پر تھا لیکن وہ اس کے بجانے سے محترز رہی۔

بیگم صاحبہ۔ آپ مجکو ڈرانا دھمکانا چاہتے ہیں لیکن آپ کی یہ حرکت شرافت اور مردانگی سے بعید ہے۔ کیا مسٹر ہومس! آپ اس کو شرافت یا انسانیت سمجھتے ہیں کہ آپ یہاں میرے گھر میں تشریف لائیں اور ایک کمزور عورت کو ڈرا دکھائیں معاذ اللہ آپ فرماتے ہیں کہ مجکو کچھ حال معلوم ہے اچھا بتائیے کیا معلوم ہے؟

ہومس۔ بیگم صاحبہ آپ تشریف تو رکھیں بیٹھئے اگر آپ [illegible] آپ گر پڑیں تو آپ کے چوٹ لگ جائے گی اور جب تک آپ بیٹھ نہ جائیں گی اس وقت تک میں کوئی بات نہ کروں گا۔

بیگم صاحبہ (بیٹھ کر) اچھا میں آپ کو ۵ منٹ دیتی ہوں۔

ہومس۔ ایک منٹ ہی بہت کافی ہے۔ بیگم صاحبہ مجکو یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ آپ مقتول یعنی اڈوارڈ لیوکاس کے یہاں تشریف لیگئی تھیں۔ آپ نے وہ کاغذ لیجا کر اس کو دیا۔ پھر اس کے بعد آپ کل رات پھر اس مکان میں گئیں [illegible] اور آپ نے بڑی پھرتی اور چالاکی سے وہ کاغذ اس جگہ سے نکال لیا جہاں اڈوارڈ نے اس کو ایک مخفی جگہ میں چھپایا تھا یعنی سطر چھپی سے نیچے۔

لیکن ان الفاظ کا کوئی اثر بیگم صاحبہ پر نہ ہوا۔ اور وہ اسی طرح خودداری سے کام لیتی ہوئی ہمارے سامنے ڈٹی رہی لیکن اس کا حلق خشک ہو گیا تھا اور بولنے سے پہلے اس نے دو مرتبہ کوشش کی کیونکہ الفاظ منہ تک آتے ہوئے حلق میں اٹکتے تھے بالآخر وہ چلا کر بولی۔

بیگم صاحبہ۔ مسٹر ہومس آپ پاگل ہیں آپ کو جنون ہو گیا ہے۔

اس کے بعد مسٹر ہومس نے اپنی جیب سے دفتی کا ایک ٹکڑا نکالا اس پر ایک عورت کا چہرہ چسپاں تھا جو کسی تصویر سے کاٹ کر چپکا لیا گیا تھا۔

ہومس۔ میں اپنے ساتھ یہ تصویر بھی لیتا آیا ہوں کہ شاید اس کی ضرورت پڑے پولیس والے نے یہ تصویر شناخت کر لی ہے۔

بس اب بیگم صاحبہ کی حالت دگرگوں ہو گئی غیظ و غضب کا دور ہو گیا چہرہ پر

مردنی چھا گئی وہ سرنگوں ہو گئی اور سوچنے لگی۔
ہوس۔ لائیے لائیے! بیگم صاحبہ جلدی کیجئے۔ وہ خط آپ کے پاس موجود ہے اور ابھی تک کچھ نہیں بگڑا اگر آپ چاہیں تو تمام معاملہ یوں ہی ڈھکا چھپا رہ سکتا ہے۔ اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہرگز آپ کی رسوائی کا خواہاں نہیں ہوں۔ بس جس وقت میں وہ گمشدہ خط آپ کے شوہر کو واپس کر دوں گا اسی وقت میری ڈیوٹی بھی ختم ہو جائے گی۔
بس اگر آپ عقلمند ہیں تو جو کچھ میں کہتا ہوں اس پر عمل کیجئے آپ کے لئے صرف یہی چارہ کار ہے کہ آپ صاف گوئی سے کام لیں۔
لیکن واہ ری عورت اور تیری ہمت و حرارت۔ وہ اس وقت بھی لٹس سے مس ہوئی اس نے ہرگز ہمت نہ ہاری اور اسی طرح سخت پیدوری کرتی ہوئی بولی۔
بیگم صاحبہ۔ مسٹر ہوس میں آپ سے پھر عرض کئے دیتی ہوں کہ آپ کسی غلط فہمی میں بھٹکے ہوئے ہیں۔
یہ سنکر مسٹر شرلاک ہوس کرسی پر سے اُٹھے اور چلنے لگے۔
ہوس۔ بیگم صاحبہ مجھے افسوس ہے کہ جو کچھ میں آپ کے لئے کر سکتا تھا وہ کر گزرا۔ لیکن افسوس آپ پر کچھ اثر نہ ہوا۔
یہ کہکر مسٹر ہوس نے گھنٹی بجائی۔ خانساماں حاضر ہوا۔
ہوس۔ کیا مسٹر ٹریلانی ہوپ گھر میں تشریف رکھتے ہیں؟
خانساماں۔ حضور وہ پونے بجے تشریف لائینگے
مسٹر ہوس نے اپنی گھڑی دیکھی۔
ہوس۔ اوہو ابھی تو پندرہ منٹ باقی ہیں۔ خیر میں ان کا انتظار کروں گا۔
خانساماں کمرہ سے نکل کر جانے ہی پایا تھا۔ کہ لیڈی صاحبہ کرسی سے اُٹھیں اور مسٹر ہوس کے پاؤں پر گر پڑیں آنکھیں اسکی آنسوؤں سے تھیں اسکا چہرہ اوپر کی طرف اٹھا ہوا تھا۔ اور اسکی تمام حالت یہ کہہ رہی تھی کہ خدا کے لئے رحم کرو۔ انھوں نے مسٹر شرلاک ہوس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑے۔۔۔ اور بولیں
بیگم صاحبہ۔ رحم کرو۔ رحم کرو۔ مسٹر ہوس خدا کے لئے۔ پر رحم کرو۔ میری جان بچاؤ میری

عزت و آبرو بچاؤ۔ خدا کے لئے کوئی ایسی ویسی بات میرے شوہر سے نہ کہئے ہائے میں اُنکی عاشق ہوں میں اُن پر جان دیتی ہوں میں نہیں چاہتی کہ اُن پر کوئی مصیبت نازل ہو ورنہ اُن کا دل ٹوٹ جائے گا اور میں کہیں کی نہ رہوں گی۔

مسٹر ہومس نے بیگم صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔ اور ملائمت سے کہا۔

ہومس۔ بیگم صاحبہ میں آپ کا بھید سمجھ گیا۔ ہونہ ہو آپ کو اسقدر جلد یہ سمجھ آگئی۔ خیر اب بھی کچھ نہیں گیا وقت کم رہ گیا ہے ایک لمحہ ضائع نہ کیجئے لائیے وہ خط کہاں ہے۔

یہ سنتے ہی بیگم صاحبہ دوڑ کر لکھنے پڑھنے کی ایک میز پر گئیں قفل کھولا اور اسکے اندر سے ایک نیلگون لمبا لفافہ نکالا۔

بیگم صاحبہ۔ یہ ہے مسٹر ہومس یہ ہے ہائے کیا اچھا ہوتا جو میں اس کمبخت کو دیکھنے ہی نہ پاتی۔

ہومس۔ اچھا تو اب یہ بتائیے کہ اس کو واپس کیونکر کیا جائے۔ جلدی کیجئے کوئی نہ کوئی تدبیر ہو۔ وہ سوچئے وہ بکس کہاں ہے جس میں یہ رکھا ہوا تھا۔

یہ سنکر لیڈی صاحبہ [illegible] گئیں اور لمحہ بعد ایک سرخ رنگ کا [illegible] جو کاغذات رکھنے کے کام آتا تھا لیکر آئیں۔

بیگم صاحبہ۔ یہ ہے وہ بکس۔

ہومس۔ آپ نے اس بکس کو پہلے کیونکر کھولا تھا کیا آپکے پاس کوئی دوسری کنجی ہے یقیناً ہوگی ضرور ہوگی۔ اچھا اب اس کو کھول لیجئے۔

بیگم صاحبہ نے اپنے سینہ کے پاس سے ایک چھوٹی سی کنجی نکالی قفل میں لگا کر گھمائی۔ وہ بکس فوراً کھل گیا۔ بکس میں کاغذات بھرے ہوئے تھے مسٹر شرلاک ہومس نے وہ لفافہ اُن کاغذات کے نیچے دبا دیا۔ اس طرح کہ دیگر کاغذات کے اوراق میں وہ کاغذ چھپ گیا اور نظر نہ آتا تھا اس کے بعد بکس کو قفل [illegible] مگر دوسرے کے کمرہ میں رکھا ہوا تھا وہیں [illegible] رکھ دیا۔

ہومس۔ بس اب ہم [illegible] کے لئے تیار ہیں [illegible] آگے میں [illegible] ہاں اب بیگم صاحبہ آپ کی باتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے تیار رہوں گا۔ [illegible]

[illegible] کی صداقت کوئی [illegible] کا [illegible] کہ [illegible] ہوا۔

بیگم صاحبہ۔ ہاں مسٹر ہومس میں آپ سے تمام باتیں من وعن بیان کر دونگی۔ ایک حرف نہ چھپاؤنگی مجھے اپنے خاوند سے اسقدر محبت ہے بلکہ عشق ہے کہ لندن بھر میں کوئی عورت میرا مقابلہ اس معاملہ میں نہیں کرسکتی اور میں ہرگز نہیں چاہتی کہ میرے شوہر پر کسی قسم کی بھی آنچ آئے۔ لیکن افسوس ہے کہ مجھے یہ ناشایستہ حرکت مجبوراً کرنی پڑی آہ یہ اسقدر بیہودہ فعل تھا کہ اگر میرے شوہر کو معلوم ہو گیا تو وہ مجھے ہرگز نہ معاف کرینگے۔ وہ خدا کے فضل سے اسقدر عزت و آبرو کے آدمی ہیں کہ وہ میرے اس حماقت آمیز فعل کو ایک ساعت کے لئے بھی فراموش نہ کرینگے۔ اے مسٹر ہومس خدا کے لئے میری مدد کرو ان کی مسرتوں سے میری زندگی کی تمام مسرتیں وابستہ ہیں۔ آہ اسوقت ہماری زندگی کے لالے پڑے ہیں۔

ہومس۔ بیگم صاحبہ جو کچھ کہنا ہے جلدی کہیئے وقت نہیں رہا۔

بیگم صاحبہ۔ اچھا سنیئے مسٹر ہومس اس وقت ایک خط کا معاملہ درپیش تھا جو میں نے شادی سے قبل محبت کے مارے ایک شخص کے نام بے سوچے سمجھے لکھ بھیجا تھا۔ یہ میری بچپن کی [illegible] ایک کارنامہ حماقت تھا۔ اگر یہ خط میرے شوہر کے ہاتھوں پڑ جاتا تو وہ مجھ سے ہمیشہ کے لئے بدگمان ہو جاتے۔ اور میری زندگی برباد ہو جاتی۔ اس خط کو لکھے ہوئے عرصہ دراز گزرا اور مجھے خیال تھا کہ اب وہ خط اس کو یاد بھی نہ ہوگا اور پھاڑ کر پھینک دیا گیا ہوگا۔ لیکن خبر نہ تھی کہ وہ خط ابھی تک بدستور موجود ہے آخر کار اس شخص اڈوارڈو لیوکاس نے مجھ سے بیان کیا وہ خط کسی طرح اس کے قبضہ میں آ گیا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ خط میرے شوہر کے سامنے پیش کر دے۔ میں نے اس کی بہت خوشامد کی اور وہ خط واپس مانگا۔ اس شخص نے وہ خط واپس دینے کا اس شرط پر وعدہ کیا کہ میں اس کو ایک خاص کاغذ جو میرے شوہر کے اس خط و کتابت کے بکس میں ہے اس کو لا دوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کا کوئی جاسوس دفتر میں ہوگا جس نے اس خط کا حال لیوکاس کو بتا دیا ہوگا لیوکاس نے مجھ سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ میرے شوہر کو اس خط کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ اے مسٹر ہومس اگر آپ میری جگہ ہوتے تو بتایئے کہ آپ ایسی صورت میں کیا کارروائی کرتے۔

ہومس۔ میرے نزدیک تو یہی بہتر تھا کہ آپ تمام معاملہ اپنے شوہر سے بیان کر دیتیں۔

بیگم صاحبہ۔ یہی تو میں نہیں کرسکتی تھی مسٹر ہومس یہی بات میرے لئے دشوار تھی۔ ایک طرف تو مجھے اپنی عزت و ناموس کی بربادی نظر آ رہی تھی اور دوسری طرف میرے شوہر کی آبرو

اور ملازمت پر حرف آتا تھا۔ سیاسیات کے پیچیدہ اور باریک معاملات سے مجھے کوئی آگاہی نہ تھی۔ اور عشق و محبت میں انگلستان کا باب یجم قیس و فرہاد کو پڑھاتی تھی۔ لہذا جہاں تک میری سمجھ پہنچا میں نے اس کام میں کوئی حرابی نہ دیکھی۔ میں نے اس بکس کے قفل کا نشان موم کی ٹکیہ پر لیا اور اسی اڈوارڈ لیوکاس کی معرفت دوسری کنجی تیار کرا کے منگائی اس کنجی سے میں نے یہ بکس کھولا اور کاغذ نکالا اور اس کو گوڈالفن اسٹریٹ میں لیوکاس کے پاس لے گئی

ہومس۔ وہاں کیا معاملہ گذرا۔

بیگم صاحبہ۔ میں نے حسب قرارداد سابق لیوکاس کا دروازہ کھٹ کھٹایا آواز سنکر لیوکاس نے فوراً دروازہ کھول دیا۔ میں اسکے ساتھ کمرہ میں داخل ہوگئی اور میرے پیچھے کمرہ کا دروازہ چوپٹ کھلا رہا کیونکہ میں کسی مردوئے کے ساتھ الگ کمرہ میں تنہا جانا نہیں چاہتی تھی۔ میرا خط اسکی میز پر موجود تھا میں نے وہ کاغذ اس کے حوالہ کیا اور اس نے میرا خط مجھے دیدیا۔ عین اسیوقت دروازہ میں کچھ آواز سی سنائی دی اور راستہ میں کسی کے پاؤں کی آہٹ بھی معلوم دی۔ لیوکاس نے جلدی سے فرش کی دری کا گوشہ اُٹھا اور وہاں ایک پوشیدہ جگہ میں وہ کاغذ چھپا دیا اور پھر فرش کو بدستور کر دیا۔

اب اس کے بعد جو کچھ واقعہ گذرا اس کو یاد کر کے میری روح فنا ہوئی جاتی ہے مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک عورت کا سانولا سلونا چہرہ دیکھا۔ ایک عورت کی آواز سنی جس نے غصہ ناک لہجہ فرانسیسی زبان میں غرا کر کہا۔

،، دیکھئے میرا انتظار اور میری دیکھ بھال آخر رنگ لا کر رہی اور میں نے تم کو اس کے ساتھ دیکھ لیا ،،

لیوکاس اور اس عورت میں سخت جنگ ہوئی لیوکاس کے ہاتھ میں کرسی اور اس عورت کے ہاتھ میں چمکدار خنجر تھا۔ میں یہ خوفناک منظر دیکھ کر کمرہ سے نکل کر بھاگی اور اگلے روز صبح کے وقت مجھے اخباروں سے معلوم ہوا کہ اڈوارڈ لیوکاس قتل ہوگیا ہے رات کے وقت تو میں نے بہت خوش تھی کیونکہ میرا خط میرے قبضہ میں آچکا تھا لیکن صبح کے وقت جب مجکو قتل کا حال معلوم ہوا تو مجھے سخت رنج ہوا۔

الغرض اگلے روز صبح کو مجھے اس کاغذ کی اہمیت معلوم ہوئی اور اس وقت سمجھ میں آیا کہ میں جو ملنے میں سے نکل کر بھاگ میں آپڑی ہوں جس وقت میں نے خط کی گمشدگی پر اپنے

شوہر کا دن وبال دیکھا تو میری جان نکل گئی۔ اس وقت میرا دل چاہتا تھا کہ میں اُن کے قدموں پر گر کر عذر تقصیر کروں۔ لیکن اگر میں ایسا کرتی تو گویا پچھلی کی فروگذاشتوں اور حماقتوں کا اعتراف کرتی۔ یہی وجہ تھی کہ میں اُس روز صبح کو آپ کے پاس گئی تاکہ مجھے اپنی خطا کی پوری اہمیت معلوم ہو جائے۔ چنانچہ جب میں نے معاملہ کو پوری طرح سمجھ لیا اور تمام خطرات سے مجھکو آگاہی ہوگئی تو مجھپر خواب و خور حرام ہوگیا۔ اور مجھے صرف ایک خیال تھا یعنی جس طرح ممکن ہو اپنے شوہر کا خط واپس لا دوں۔ میں جانتی تھی کہ جہاں لیوکاس نے وہ [illegible] میرے سامنے رکھا تھا وہ ابھی تک وہیں موجود ہوگا۔ اگر وہ عورت اچانک نہ آجاتی تو مجھکو ہرگز پتہ نہ چلتا کہ وہ خط کہاں ہے۔ اب سوال صرف یہ تھا کہ کمرہ میں داخل کس طرح ہونا چاہئے۔ میں دو روز تک مکان کے چاروں طرف دیکھ بھال کرتی رہی لیکن کسیوقت دروازہ کھلا نہ پایا بالآخر کل رات میں نے ایک آخری اقدام کیا۔ اب جو کچھ حیلہ میں نے کیا اور جس طرح میں نے وہ خط نکالا وہ آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ الغرض وہ خط میں اپنے ساتھ لے آئی۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ اس لفافہ کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ کیونکہ اپنے شوہر کو واپس دینے کے معنی یہی تھے کہ میں اس کی خطا کی ہے لیکن پھر دوراندیشی سے کام لیا۔ اور اس حرکت سے باز رہی۔ میں ابھی کشمکش میں مبتلا تھی کہ آپ اور آپ کے دوست یہاں آگئے اور اس کے بعد جو کچھ معاملہ گذرا وہ آپ پر ظاہر ہی ہے۔

ہومس۔ اچھا ہوا جو وہ خط آپ نے ضائع نہ کیا ورنہ بہت بڑی خرابی آجاتی۔

بیگم۔ خیر جو گذشت گذشت۔ آگے دست را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط۔ اب میں [illegible] بصد منت و سماجت عرض کرتی ہوں کہ یہ راز کسی طرح بھی میرے شوہر کو معلوم ہونے نہ پائے۔ بس اب میری عزت و آبرو آپ کے ہاتھ ہے۔ او ہو! دیکھئے وہ آرہے ہیں اُن کے پاؤں کی آہٹ [illegible] سنائی دیتی ہے۔

باب (۷)

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

رائٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ وزیر امور متعلقہ یورپ کمرہ میں داخل ہوئے اسوقت وہ مضطر نظر آتے تھے اکی صورت سے گھبراہٹ اور پریشانی ظاہر ہوتی تھی۔
ہوپ۔ کہئے مسٹر ہومس! کوئی تازہ خبر اس چیز کا کچھ پتہ چلا۔
ہومس۔ پتہ تو نہیں چلا لیکن پتہ چل جانے کی مجھے قوی امید ہے۔
ہوپ۔ شکر اللہ، الحمدللہ! آج وزیر اعظم صاحب میرے ساتھ یہیں لنچ تناول فرمائیں گے۔ کیا میں ان کو بھی آپ کی اس قوی امید کی خبر سنا کر خوش کر دوں لیکن جناب وہ بھی بیحد تھکے ہوئے ہیں اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ انکو اس کاغذ کی وجہ سے رات بھر نیند نہ آئی ہوگی لیکن کیا مجال جو چہرے سے کسی قسم کا بھی حزن وملال ظاہر ہو جائے۔ (ایک خادم سے) جیکس ... وزیر اعظم صاحب سے یہاں تشریف لانے کے لئے عرض کرو۔ (بیگم صاحبہ سے) میری جان یہ معاملات سیاسیات سے تعلق رکھتے ہیں آپ اپنے کمرہ میں تشریف لیجائیں میں بھی تھوڑی دیر میں آپکے پاس حاضر ہوتا ہوں بلکہ آپ کھانے کے کمرہ میں تشریف لیچلیں

تھوڑی دیر کے بعد وزیر اعظم صاحب کمرہ میں تشریف لائے انکا چہرہ اترا ہوا اور طبیعت کسیقدر افسردہ معلوم دیتی تھی اور میری تجربہ کار نظریں دیکھ رہی تھیں کہ اگرچہ سطح سمندر پر ظاہرا سکون ہے لیکن اندر ہی اندر پریشانیوں کی وجہ سے جذبات قلب متلاطم ہیں اور وہ بھی اپنے رفیق کار کے حزن وملال میں پوری طرح شریک ہیں۔
وزیر اعظم۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسٹر ہومس کوئی نئی رپورٹ کرنے والے ہیں۔
ہومس۔ ابھی تک تو سوائے نفی کے اور کوئی رپورٹ نہیں کی جاسکتی میں نے اس خط کے متعلق جہاں جہاں میرا خیال جاسکتا تھا پوری طرح تفتیش کی ہے اور اب مجھے امید ہے کہ اس کی گمشدگی سے کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں ہوگا۔
وزیر اعظم۔ لیکن خالی امید سے کسی کا پیٹ بھرا ہے نہ بھریگا۔ کوئی واضح اور مستقل بات ہونی چاہئے